REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳ — شمارہ ۲۶

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لنڈن سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور دیگر افرادِ خاندان اور جملہ احبابِ جماعت کے خیریت سے رہنے کے لئے التزام سے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے اور سب کا حافظ و ناصر ہو اور معاندین کو ناکام و نامراد کرے آمین۔

قادیان ۲۴ احسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

۲۴ جون — قادیان اور مضافات میں آج رات اچھی خاصی بارش ہوئی جس سے گرمی کی شدت میں کافی فرق پڑ گیا ہے۔

۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۴ھ — ۲۷ احسان ۱۳۵۳ ہش — ۲۷ جون ۱۹۷۴ء

عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے

خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے

زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی جماعت سے خطاب

"ضرور ہے کہ انواعِ رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو۔ جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ۔ اور اپنی کئی اُمیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اُس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سُنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عملِ نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہوں۔ ہر ایک جو تم میں سُست ہو جائے گا، وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔"

"عقیدہ کی رُو سے جو تم سے خدا چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ **خدا ایک** اور **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا نبی ہے۔ اور وہ **خاتم الانبیاء** ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اُس کے کوئی نبی نہیں، مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں۔ اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختمِ نبوت کا خلل انداز نہیں۔ جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ایک ہی ہو۔ اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔ صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے **مسیح موعود** میں چاہا۔ یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا۔ یعنی وہ میں ہی ہوں اور اس میں دوئی نہیں آئی۔"

(کشتی نوح صفحہ ۳۲ تا ۳۴ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

احمدی کی رُوحِ ایمانی تو دیکھ

از سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

فرمودہ یکم جنوری ۱۹۵۲ء

عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ
خون کی اس رہ میں ارزانی تو دیکھ

طعنِ پاکاں شغلِ صبح و شام ہے
مولوی صاحب کی لسّانی تو دیکھ

صدیوں اس نے ہے ترا پہرہ دیا
اس نگہباں کی نگہبانی تو دیکھ

وعظِ قرآں پر کبھی تو کان دھر
علم کی اس میں فراوانی تو دیکھ

فرش سے جا کر لیا دم عرش پر
مصطفےٰ کی سیرِ رُوحانی تو دیکھ

ابرِ رحمت پر تعجب کس لئے
کُفر کی دُنیا میں طُغیانی تو دیکھ

دامنِ رحمت وہ پھیلائے نہ کیوں
مومنوں کی تنگ دامانی تو دیکھ

آسماں سے کیوں نہ اُتریں اب ملک
کُفر کی افواجِ طُوفانی تو دیکھ

ہے اکیلا کُفر سے زور آزما
احمدی کی رُوحِ ایمانی تو دیکھ

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے رام آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان!
مورخہ ۲۷ر احسان ۱۳۵۳ہش

پاکستان میں

یہ اینٹی احمدیہ شورش کیسی ؟

پاکستان میں گزشتہ ۳۰ر مئی سے اینٹی احمدیہ شورش برپا ہے۔ اس کے نتیجہ میں بیسیوں قیمتی جانیں گئیں۔ کروڑوں روپے کی جائیدادیں نذرِ آتش ہوئیں۔ متعدد مساجد کی نہ صرف بے حرمتی ہوئی بلکہ ان کو بھی گرایا اور جلایا گیا۔ اور شورش پسندوں کی شقاوتِ قلبی یہاں تک پہنچی کہ کلام اللہ کو یہ کہہ کر ٹھوکریں ماری گئیں اور پاؤں تلے روندا گیا کہ یہ احمدیوں کا قرآن ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اور یہ ساری ہنگامہ آرائی اور قتل و غارت۔ لوٹ کھسوٹ۔ ظلم و تعدی اُس پاک مذہب کی طرف منسوب ہونے والوں کی طرف سے عمل میں آتی رہی جس کا پیارا نام اسلام ہے۔ اور وہ لوگ اپنے تئیں "مُسلم" کہتے ہیں۔

کوئی نہیں جو ان نام کے "مُسلموں" سے پوچھے کہ آخر یہ قتل و غارت۔ لوٹ کھسوٹ اور ظلم و تعدی کا بازار کس بناء پر گرم کر رکھا ہے؟ اس طرزِ عمل کا جواز اسلام کی کس کتاب میں ہے اس سارے جوش بلا ہوش کی آخر وجہ کیا ہے؟ جاہل عوام کو بلا وجہ بھڑکانے اور مشتعل کرنے کے لئے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کو خطرہ درپیش ہے۔ احمدی رسول اللہ صلعم کی ختمِ نبوت کے منکر ہیں۔ آپؐ کے بعد سلسلۂ نبوت کو جاری سمجھتے ہیں۔ اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو نبی قرار دیتے ہیں۔ اس وجہ سے ہمیں اشتعال آتا ہے۔ احمدیوں کا یہ عقیدہ فاسد ہے۔ اس وجہ سے یہ لوگ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ اُن کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ ان کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے ان سے کسی طرح کا تعلق نہ رکھا جائے۔ بس اسی بناء پر یہ سب ہنگامہ آرائی۔ قتل اور خونریزی۔ آتش زنی۔ مساجد اور کلام اللہ کی بے حُرمتی کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اِس بد ترین ہنگامہ آرائی اور شورش کے باوجود کوئی نہیں جو رَجُلٌ رَّشِیْدٌ بن کر حقیقت الامر سے آگہی کے لئے احمدیوں کی طرف رجوع کرے۔ اور کہے کہ بھائی! احمدیوں سے بھی تو پوچھ لو کہ آخر وہ اس بارہ میں کیا کہتے ہیں؟ تب نہ کسی طرح کی ہنگامہ آرائی کی نوبت آتی، نہ خونریزی اور لوٹ کھسوٹ اور بے حرمتی کی کارروائیاں عمل میں آتیں ــــ!! لیکن مولویوں کو تو ہنگامہ آرائی سے غرض ہے۔ اسی سے ان کی لیڈری چمکتی ہے۔ اور روزی چلتی ہے۔ اس لئے جاہل عوام کو جماعت کے بارے میں بدظن کرتے ہیں، غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں۔ اور ناموسِ رسولؐ کے نام پر بلا وجہ انہیں مشتعل کرتے ہیں۔ شاید اسی بناء پر کسی نے کہا تھا کہ ؎

دینِ مُلّاں فی سبیل اللہ فساد

جیسا کہ ہم نے ابھی بیان کیا اگر یہ شورش پسند لوگ حقیقت الامر جاننے کے لئے احمدیوں کی طرف رجوع کرتے تو نہ ہنگامہ آرائی کی نوبت آتی اور نہ اتلافِ جان و مال ہوتا۔ کیونکہ یہاں پر تو معاملہ بالکل ہی صاف ہے۔ یعنی احمدیوں پر ختمِ نبوت کے انکار کا الزام سراسر بے بنیاد اور بالکل جھوٹا ہے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ بھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت پر ایسا ہی ایمان رکھتے ہیں جیسے عام مسلمان بلکہ اُن سے بھی بڑھ کر۔ اِس بارے میں آپ کی واضح تحریرات شاہدِ ناطق ہیں۔ جیسا کہ ایک مقام پر آپ نے خود اِس الزام کی پُر زور تردید کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیّین نہیں مانتے، یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوّت اور یقین اور جس معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں، اُس کا لاکھواں حصّہ بھی یہ (الزام لگانے والے) لوگ نہیں مانتے"۔ (الحکم ۱۷ر مارچ ۱۹۰۵ء)

دیکھا آپ نے! کن واشگاف الفاظ میں آپؑ نے عقیدہ ختمِ نبوّت پر اپنے زبردست ایمان کا اظہار فرمایا ہے ــــ!!

اِسی سلسلہ میں آپؑ حلفاً بیان فرماتے ہیں :-

"مجھے خدا کی عزّت و جلال کی قسم ہے کہ مَیں مومن اور مسلمان ہُوں۔ اور مَیں ایمان رکھتا ہُوں اللہ تعالیٰ پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسُولوں پر اور اس کے فرشتوں پر اور بعث بعد الموت پر اور مَیں ایمان رکھتا ہوں اس بات پر کہ ہمارے رسُول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسُولوں سے افضل اور خاتم النّبیّین ہیں"۔

(ترجمہ از عربی عبارت حمامۃ البُشریٰ صفحہ ۸)

اور اسی عقیدہ کی روشنی میں اپنے دعوت کی مخصوص تشریح کرتے ہوئے صاف فرماتے ہیں کہ :-

"یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہُوا ہے۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمّدی نبوّت کے سب نبوّتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔ پس اس بناء پر مَیں اُمّتی بھی ہوں اور نبی بھی"۔ (تجلّیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۴ - ۲۵)

ان واضح اور ناقابلِ تردید حوالہ جات کی موجودگی میں ایمانداری اور شرافت کا تقاضا تھا کہ احمدیوں پر ختمِ نبوت کے انکار کا بہتان لگانے کا سلسلہ بند کر دیا جاتا ــــ مگر افسوس کہ بہتان طرازی کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ اور نہیں جانتے کہ ایسی بہتان طرازی کے بارے میں قرآن کریم کیا کہتا ہے۔ اگر قرآن کریم کا پاس ہوتا تو ایسا نہ کرتے۔ وہ تو فرماتا ہے کہ وَمَنْ یَّکْسِبْ خَطِیْٓئَۃً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِہٖ بَرِیْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ (النساء آیت ۱۱۳) "اور جو شخص کوئی قصور یا گناہ کرے پھر کسی بے قصور پر اس کا الزام لگا دے تو سمجھو کہ اس نے ایک جھوٹ اور کھلے کھلے گناہ کا بوجھ اُٹھا لیا"۔ اب بہتان طرازی کرنے والے جانیں اور اُن کا کام ہم اس سلسلہ میں اور کچھ نہیں کہہ سکتے ــــ!!

(۲)

ختمِ نبوّت کے واضح عقیدہ پر ایمان کے بعد دوسرے نمبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوّت کا مسئلہ ہے۔ حقیقتاً یہ مسئلہ بھی ایسا نہیں جس میں احمدی منفرد ہوں اور اسلامی تعلیمات کی رُو سے اس کے قائل کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج بتایا جائے۔ مگر افسوس کہ اس پر بھی سنجیدگی اور معقولیت سے غور و فکر کرنے کی بجائے مولوی حضرات نے اس مسئلہ کو بھی خواہ مخواہ وجہ اشتعال بنا دیا ہے۔ اگر جذباتی جوش و خروش کے ساتھ ہوش کو بھی کام میں لا کر معقولیت کی راہ سے دیکھا جائے تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبیّنہ تنقیص یا ہتک کی بجائے آپؐ کی شان بہت ہی ارفع اور بلند تر ہو جاتی ہے۔

اِس ضمن میں پہلے نمبر پر تو اسی بات پر غور کیا جانا چاہیئے کہ کیا نبوّت خدا تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہے یا خدا تعالےٰ کی لعنت اور نعوذ باللہ اس کے غضب کے اظہار کا نام ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر شخص نبوّت کو خدا تعالیٰ کا سراسر فضل اور اُس کی رحمت ہی قرار دے گا۔ جب یہ صورت ہے تو غور کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بابِ نبوّت کُھلا رہنے کا کیا مطلب ہے۔ یہی نا کہ آپؐ کے بعد بھی آپؐ کی اُمّت کے افرادِ کاملہ پر خدا تعالےٰ کے فضل اور اُس کی رحمتوں کا نزول ہوتا رہے۔ اور یہ صورت بھی اسی شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منصب نبوّت و رسالت پانے والا آپؐ کا اُمّتی ہو۔ چنانچہ آپ نے دیکھ لیا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحریرات میں اسی شرط کے ساتھ اپنے آپ کو اُمّتی قرار دیا ہے اور صاف کہا ہے کہ مجھے جو کچھ ملا وہ حضورؐ کے واسطہ اور آپؐ کا اُمّتی ہونے کے سبب۔ دیکھئے اس سے حضورؐ کی شان کس قدر ارفع اور بلند ہو جاتی ہے۔ جس درس گاہ کے فارغ التحصیل علم کا بلند ترین ڈپلومہ پاتے ہیں، ایسے عظیم اعزاز کے ساتھ ہی ساتھ اُس درس گاہ کے معلّمین کی شان بھی بڑھ جاتی ہے نہ کہ اُن کی ہتک یا تنقیص۔

چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے صاف فرمایا ؎

دگر اُستاد را نامے ندانم ؛ کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

نیز فرمایا ؎

ہم ہُوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اَے خیرِ رُسُل ؛ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

دوسرے نمبر پر دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مشروط قسم کی نبوّت کے جاری رہنے کے عقیدہ میں امتِ محمدیہ کے بہت سے بلند پایہ دوسرے بزرگ بھی احمدیوں کے ہمخیال ہیں انہی میں حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ۔ حضرت مولانا رومیؒ۔ حضرت امام محمد طاہرؒ۔ حضرت امام شعرانیؒ۔ امام ملّا علی قاریؒ۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ۔ اور حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ بانیٔ دارالعلوم دیوبند کے اسماءِ گرامی شامل ہیں۔ ان سب بزرگان کے اقوال کے تفصیلی ذکر کے لئے تو اس جگہ گنجائش نہیں۔ البتہ بطور نمونہ **(الف)** حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ (المتوفی ۶۳۸ھ ہجری) کی کتاب فتوحاتِ مکیہ کے حسب ذیل دو حوالے سنجیدگی سے غور و فکر کرنے والوں کے لئے کافی ہیں :-

(۱) آپؒ فرماتے ہیں :-

"(ترجمہ عربی عبارت) نبوّت کی وہ قسم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے بند ہو گئی ہے وہ صرف شریعت والی نبوّت ہے۔ کیونکہ اب اس کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ پس آئندہ کے لئے کوئی ایسی شریعت نہیں آ سکتی۔ جو آپ کی شریعت کے کسی حکم کو منسوخ کرے یا آپؐ کی لائی ہوئی شریعت میں کوئی حکم زیادہ کرے۔ اور یہی معنے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

خطبۂ جمعہ

جماعت نے نہ صرف مجوزہ بجٹ کی کمی کو پورا کر دیا بلکہ اس سے آٹھ فیصد زیادہ ادا کیا

یہ مثالی قربانی اللہ تعالیٰ کے پیار کی علامت ہے اسلئے ہمارے سر عاجزی اور انکسار سے اور بھی جھک جانے چاہئیں

عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ایسی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق فرماتا رہے اور ان کے بہترین نتائج نکالے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۰ ہجرت ۱۳۵۳ ہش مطابق ۱۰ مئی ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیاتِ قرآنیہ تلاوت فرمائیں:-

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۔
اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۔

پھر فرمایا:-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل بھی تمام

انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں میں

ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور ان انبیاء علیہم السلام کی دعاؤں اور تدابیر کے نتیجہ میں ان کی اُمتیں اس صداقت پر قائم تھیں کہ یہ دُنیا اور اس کی دولتیں اور اس کی عزتیں فانی اور لایعنی ہیں۔ لیکن وہ رزق، وہ دولت اور وہ سب کچھ جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے اور جس کا حقیقی تعلق اُخروی زندگی سے ہے، وہ رزق جب انسان کو ملے تو وہ ختم نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اور انسان پھر کبھی محرومی کا منہ نہیں دیکھتا۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ اپنی عظمت و جلال کے لحاظ سے گزشتہ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل اور اعلیٰ تھے اس لئے آپ کی قوتِ قدسیہ اور آپ کی دُعاؤں نے یہ اثر کیا کہ اُمتِ محمدیہ میں کروڑوں انسانوں کی جماعتیں ایسی پیدا ہوتی رہیں کہ جو اس حقیقت و صداقت پر علیٰ وجہ البصیرت قائم تھیں، قائم ہیں اور آئندہ بھی جماعتِ احمدیہ میں یہ جماعتیں نسلاً بعد نسلٍ پیدا ہوتی رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر یہ جماعت یہ اُمت جو

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی طرف منسوب ہوتی ہے، اس کی شان ہی کچھ نرالی ہے۔ اور پہلی اُمتیں جہاں اُن کا دائرۂ عمل محدود، جہاں اُن کی تعلیم وقتی اور زمانی تھی، اُسی کے مطابق اُن کی کوششیں تھیں، اُن کی قربانیاں تھیں۔ خدا کی راہ میں اُنہوں نے تکالیف برداشت کیں اور باقی نعمتوں کے حصول کے لئے وہ فانی چیزوں کو خدا کے حضور پیش کرتے رہے۔ بیشک ہے لیکن اس سلسلہ میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی شان بڑی عظیم اور دوسروں کے مقابلہ میں نرالی ہے۔ جب ہم اُمت کی تاریخ پر نگاہ ڈالیں تو اس عظمتِ اُمتِ مسلمہ کا عظیم جلوہ اُمت کے اندر صحابۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گروہ میں ہم دیکھتے ہیں پھر اس کے ساتھ ملی ہوئی نسلوں نے پہلی تین صدیوں میں اتنی عظیم قربانیاں دی ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور انہوں نے وہ قربانیاں اس لئے دیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور

قرآنِ کریم کی ہدایت کے نتیجہ میں

علیٰ وجہ البصیرت وہ اس مقام پر کھڑے تھے کہ اس دُنیا کی دولتیں بھی اور اس دُنیا کی عزتیں بھی اور دُنیاوی اقتدار بھی فانی ہے۔ اور ہم نے اللہ تعالیٰ سے جو حاصل کرنا ہے اور جس کی ہم اُمید رکھتے اور جس کے لئے ہم نے دُعا اور تدبیر سے کوششیں کرنی ہیں وہ ایک لافانی اور ایک نہ ختم ہونے والا رزق ہے۔ اس کے بعد اگرچہ اُمت میں وسعت پیدا ہوئی اور اگرچہ بعض مقامات پر بعض زمانوں میں تنزل کے حالات بھی پیدا ہوتے لیکن پھر بھی اس اُمت کے وہ بزرگ، خدا تعالیٰ کے وہ پیارے جو اپنے پیدا کرنے والے ربّ سے پیار کرنے والے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور فدائی تھے انہوں نے اسی مقام پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں پیش کیں کہ جو پیش کر رہے ہیں وہ فانی اور لایعنی اور ناقابلِ اعتبار چیزیں ہیں۔ اور جن اشیاء کے ملنے کا وعدہ ہے اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۔ اس میں کمی نہیں آتی۔ اس میں ضعف نہیں پیدا ہوتا۔ کہیں جا کر اس نے ختم نہیں ہو جانا۔ وہ ابدی رزق ہیں۔ وہ ابدی نعماء ہیں۔ وہ ہمیشہ رہنے والا پیار ہے جو انسان اپنے ربّ کی نگاہوں میں دیکھے گا۔ بہرحال اس تنزل کے زمانہ میں بھی اُمتِ محمدیہ کی شان اتنی عظیم ہے کہ کوئی اور گروہ متبعین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوا وہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن جیسا کہ وعدہ دیا گیا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بھی ہمیں یہ بشارت دی گئی تھی کہ اس اُمت کے آخری حصہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا فدائی پیدا ہو گا جو مسیح اور مہدی (علیہ السلام) کا لقب پائے گا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے اندھیروں کے خلاف

شیطانی طاقتوں کے خلاف

جو جنگ شروع ہوئی اس کا آخری معرکہ اُس نے اور اس کی جماعت نے سر کرنا ہے۔ اور اُن کی قربانیاں اور اُن کے ایثار اور ان کی جاں نثاری اور اُن کی دین کے لئے فدائیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد اور مشن کے لئے ان کا فنا ہو جانے کا جذبہ صحابۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا جلتا ہو گا۔

یہ بشارتیں تھیں جو اُمتِ محمدیہ کو دی گئیں۔ یہ قوم تھی جس نے پیدا ہونا تھا۔ جس نے علیٰ وجہ البصیرت فانی اشیاء کو دے کر، دُنیا کی دولتیں دُنیا کے مال، دُنیا کی عزتیں اور دُنیا کے اقتدار اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے ایک

ابدی لذّت اور سرور

کے حصول کے لئے اُس نے کوشش کرنا تھی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے اُسے حاصل کر لینا تھا۔ یہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو یہ اس رنگ میں جذب کر رہی ہے اُسی کی توفیق سے وہ رنگ اتنا حسین اور اس کی شان اتنی عظیم ہے کہ مخالف حیران ہوتا ہے اور ہماری گردنیں تو جھکتی ہوئی (اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو دیکھ کر) زمین کے ساتھ لگ جاتی ہیں۔ ہر روز ہی ہم یہ نظارہ دیکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا تھا ؎

شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے
تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے

ہر آن، ہر مہینہ، ہر سال ہمیں یہ نظارہ نظر آتا ہے۔ اس سال اس قسم کے نظاروں میں سے ایک یہ ہے کہ گذشتہ ماہ ۵ر اپریل کو جمعہ کے روز میں نے "فَذَكِّرْ" کے حکم کے ماتحت جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ آپ نے مجلسِ شوریٰ میں سر جوڑ کر ہر ضلع اور تحصیل اور بڑے شہر اور قصبوں سے نمائندے بھجوا کر مجوزہ بجٹ پر غور کیا۔ اس پر بحثیں کیں۔ کمیٹی میں وہ بجٹ گیا۔ پھر آپ نے ایک بجٹ بنایا۔ اور اس کے مقابلہ میں خرچ کی راہوں

کی تعیین کی کہ اتنی رقم اس عرصہ میں خرچ ہوگی۔ (اُس وقت میں نے کہا تھا کہ) اب قریباً ایک ماہ رہ گیا ہے۔ لیکن آپ کے بجٹ میں

ساڑھے چھ لاکھ رُوپے کی کمی

ہے۔ دفتر بعض دفعہ گھبرا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ مَیں اپنے بھائیوں اور دوستوں کے اخلاص سے واقف ہُوں اس لئے مجھ میں گھبراہٹ پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن یاد کرانا "فَذَكِّرْ" کے حکم کے مطابق ضروری سمجھتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ جماعت ایک ایسی جماعت ہے جس کا قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹتا۔ لیکن دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ مَیں دُعائیں کرتا ہوں جماعت بھی دُعائیں کرتی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ بجٹ پُورا ہو جائے گا۔ بہرحال ۵؍اپریل کو ساڑھے چھ لاکھ کی کمی تھی۔ اور آج جماعت نے (ابھی کچھ رقمیں جمعہ کے بعد بھی وصُول ہونے والی رہتی ہیں) محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے وہ ساڑھے چھ لاکھ بھی پُورا کیا۔ اور اُس سے زائد ساڑھے تین لاکھ روپے کی رقم بھی بھجوا دی فالحمدُ للّٰہ علیٰ ذٰلک۔ یہ رقم

مُوزانہ بجٹ سے قریباً آٹھ فیصد زائد

ہے۔ مَیں نہیں کہہ سکتا کہ جمُعہ کے بعد کس قدر وصولی ہوگی۔ ہمارا وصولی کا سال ۱۰؍مئی کو ختم ہوتا ہے پس یہ نہیں کہ یہ ایک سال اور دس دِن کی رقمیں ہیں۔ یہ پُورے سال کی رقمیں ہیں۔ پچھلے سال بھی ۱۰؍مئی تک جو رقوم وصول ہوتی تھیں وہ اس سے پچھلے سال کے اندر پڑھتی تھیں۔ اور اس سال بھی دس مئی تک کی مہلت دی گئی تھی۔ تاکہ پُورا سال ہو جائے۔ اس لئے کہ یکم کو تنخواہیں ملتی ہیں۔ آمدنیاں ہوتی ہیں۔ بعض تاجروں کو بھی یکم ڈو کو پیسے دینے کی عادت ہو گئی ہے۔ وہ رقوم دراصل پچھلے مہینے کی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کتنا فضل کرنے والا ہے۔ کمی تھی، اور جب جماعتوں کو احساس دلایا گیا تو ایک مہینے میں دیوانہ وار انہوں نے مالی قربانیاں دیں۔ مَیں بتاتا رہتا ہوں کہ

ہماری جماعتی زندگی کا اصل مقصد

مالی قربانی نہیں۔ یہ تو ذریعہ ہے دُوسرے مقاصد کے حصُول کا۔ جماعت غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے دیگر میدانوں میں اس سے کم قربانی نہیں دیتی۔ بہرحال ہر میدان میں قدم آگے ہے تو ساڑھے چھ لاکھ جمع ساڑھے تین لاکھ) دس لاکھ کی رقم اس عرصہ میں جماعت نے انتہائی بشاشت کے ساتھ دی ہے۔ اور ابھی مجھے ناظر بیت المال نے بتایا ہے کہ بعض شہروں سے جو دوست رقوم لے کر آئے ہیں، انہوں نے بتایا کہ اتنا جوش اور بشاشت اور اخلاص جماعت میں بڑھ رہا ہے۔ کہ وہ کمزور مگر مخلص احمدی جو چندوں کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اگر سارے سال کا چندہ بھی اُن کے ذمہ تھا تو بشاشت سے اُنہوں نے اس عرصہ میں وُہ پُورا کر دیا۔

انسان کمزور ہے اور اسے ان طاقتوں کے صحیح استعمال کا بھی شعور نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اُسے دی ہیں۔ سوائے اس کے کہ خود اللہ تعالیٰ آسمان سے

فرشتوں کے نزول کے ساتھ

اس کی رہبری کرے۔ پس جب آپ کے سامنے اس قسم کی قربانیوں کی اپنے ہی متعلق مثالیں آئیں تو آپ کے دِل میں کبر اور غرور اور فخر نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ بلکہ آپ کے سر اور بھی جھک جانے چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ کے حضور اور بھی عاجزی کے ساتھ آپ کو دُعائیں کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ غفور اور پردہ پوش ہے۔ اگر وہ اپنی رحمت سے پردہ پوشی نہ کرے تو ہماری کمزوریاں تو دیمک کی طرح ہمیں کھا جائیں۔ وہ پردہ پوشی کرتا ہے اور پھر اس پردہ کے اندر ہی ہمارے لئے پہلے سے بڑھ کر اعمالِ صالحہ بجا لانے کے سامان پیدا کر دیتا ہے ہم بھی سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنے زور سے ایسا نہیں کیا۔ اور جو ہمیں پہچانتا نہیں اور صرف دنیاوی نگاہ رکھتا ہے اور دینی بینائی اُسے حاصل نہیں اس کے لئے بڑی حیرانی کی بات ہوتی ہے کہ یہ کیا ہو گیا۔ لیکن جماعت کے لئے یہ حیرانی کی بات نہیں۔ جماعت کے لئے

عاجزی اور انکساری کا لمحہ

ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کتنا رحم کرتا ہے کہ کس طرح وہ بشاشت کے ساتھ ان فانی چیزوں کو پیش کرنے کی ہمیں توفیق دیتا ہے اس وعدہ کے ساتھ جسے ہم علیٰ وجہ البصیرت درست اور صحیح سمجھتے ہیں کہ فانی اشیاء دے کر لافانی رزق ہمیں ملے گا۔ جس کے متعلق آیا ہے ... یقین رکھتے ہیں کہ جن جنتوں کا اِس دُنیا میں اُس نے وعدہ دیا وہ اپنے وعدوں کو پُورا کرے گا۔ اور جن جنتوں کا اِس دُنیا سے گزر جانے کے بعد انسان کو وعدہ دیا گیا ہے وہ وعدے بھی اسی کے فضل سے ہمارے حق میں پُورے ہُوں گے۔

پس یہ

اللہ تعالیٰ سے پیار کی علامت

ہے۔ یہ تمہاری طاقت کا مظاہرہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کی آنکھ سے تمہیں دیکھا اور اس کی راہ میں وہ چیز پیش کرنے کی تم نے توفیق پائی کہ جس کے نتیجہ میں وہ رزق مِلتا ہے جو ابدی ہے فانی نہیں۔

اللہ تعالےٰ ہمیں آئندہ بھی ہمیشہ اپنی راہ میں ان قُربانیوں کے پیش کرنے کی توفیق دے جنہیں وہ اپنی رحمت سے قبول کرے۔ اور اُن کے وہ نتائج نکالے جو اس نے صحابۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے نکالے تھے۔ اور جو ہماری دِلی خواہش ہے اور ہماری رُوح کے اندر ایک تڑپ ہے کہ ہماری زندگیوں میں اسلام ساری دُنیا میں غالب آجائے۔ اللہ کرے کہ وہ دِن ہمیں دیکھنا نصیب ہو ؛

"صدسالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کے سِلسلہ میں

نفلی عبادت اور ذکرِ الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۸۰ سے کچھ زائد مہینوں تک ہر ماہ اجلیبہ جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں۔ جس کے لئے ہر محلہ، قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دِن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک، یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات مرتبہ روزانہ سُورۃ فاتحہ کی دُعا پڑھی جائے۔ اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔

(۴) تسبیح وتحمید۔ [له] درود شریف اور استغفار ۳۳-۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

(۵) مندرجہ ذیل دو دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ [اا] بار پڑھی جائیں :-

(۱)۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲)۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

[له] تسبیح وتحمید : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

درود شریف : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

استغفار : اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ (ایڈیٹر بدر)

اخبارِ قادیان

قادیان ۲۱؍جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ اس سے قبل خُطبہ جمعہ دیا جس میں جماعتِ احمدیہ پر آمدہ ابتلائی دَور کا ذکر کر کے احباب کو دُعاؤں پر زیادہ زور دینے اور اپنے ایمانوں کو مضبوط بنانے کی تلقین کی۔ اور بتایا کہ رُوحانی جماعتوں پر ایسے دَور آیا ہی کرتے ہیں۔ اس نیک مقصد میں جن مخلصین نے اپنی جانی اور مالی قربانیاں پیش کی ہیں وہ منہم من قضیٰ نحبہ میں شامل ہیں آپ نے نمازِ جمعہ کے بعد اُن احمدیوں کی نمازِ جنازہ غائب ادا کی جو ان فسادات میں شہید کر دیئے گئے۔ اللہ تعالےٰ اُن کے رُوحانی درجات بلند کرے اور اُن کے پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو۔

۲۴؍جون۔ ہر ماہ کے آخری ہفتہ میں ایک روز نفلی روزہ رکھنے کی حضور انور کی تحریک کے مطابق آج ماہِ جون کا آخری دوشنبہ ہونے کے سبب مقامی احباب جماعت نے نفلی روزہ رکھا۔ اور روزہ کے التزام کے ساتھ خصوصی دُعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

مورخہ ۲۹؍۵ کو مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ امۃ الکریم نام تجویز کیا گیا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو نیک، صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور عمر دراز کرے آمین ؛

خدا کی مملکت میں سوختہ جانوں پہ کیا گزری!

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان

جلادوں کی سرزمین
ارضِ مقدس پاکستان
احمدیوں کے خون کی پیاسی ہے
ان احمدیوں کے خون کی پیاسی ہے جو

حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق ہیں۔ ان عشاقِ محمدؐ کے خون کی جو رات اور دن مجنونانہ وار اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہیں۔ جو قرآن بدست اور سر بکف آفاقِ عالم میں ان سعید روحوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں جو اسلام کی مخالفت ترک کر کے توحید کی علمبردار اور محمدؐ کی غلام بن جائیں۔

اس سرزمین نے ۱۹۵۳ء میں بھی ایک بار اپنی پیاس بجھانے کی کوشش کی تھی۔ اور جبہ پوش، اسلام کی روح سے ناآشنا ملاؤں کی زہرافشانیوں سے مشتعل ہو کر گروہ درگروہ غنڈے بے بس اور بے ضرر احمدیوں پر پل پڑے تھے۔ اور پاکستان کے بہت سے شہروں میں احمدیوں کے جان و مال کا اتلاف ہوا تھا۔ مگر اس وقت کی حکومت میں کچھ شرافت موجود تھی۔ انسانیت کی کچھ قدریں زندہ تھیں۔ حکومت نے مارشل لاء کے زور سے غنڈوں کی سرکوبی کی۔ بے عمل اور فتنہ پرور علماء کو گرفتار کر لیا اور اس "مقدس سرزمین" کی تشنگی باقی رہ گئی۔ غنڈے شاید یہ کہہ کر منتشر ہو گئے کہ اب ہم احمدیت کی اگلی نسل کے خون سے اس بدقسمت ملک کو اس وقت لالہ زار بنائیں گے جب اس کی کمر ٹوٹ چکی ہو گی۔ جب اس کے دو ٹکڑے ہو چکے ہوں گے اور جب وہ ابدی اور لازوال ذلالت و ادبار کے گڑھے میں گر رہا ہو گا۔

چنانچہ ۱۹۵۳ء سے ٹھیک ۲۱ سال گزرنے کے بعد جب احمدیت کی اگلی نسل جوان ہو گئی تو مملکت خداداد پاکستان کے

ہر شہر کے گلی کوچوں میں مقتل کھل گئے
عمامہ پوش علماء نے پھر اپنا شغل جاری کیا

ان ملاؤں نے جنہیں خود بھی معلوم نہیں کہ اسلام کی تعریف کیا ہے اسلام کے مقدس و منور چہرے پر جبر و تشدد کا بدنما داغ لگا دیا۔ اور اپنی کفر ساز مشینیں حرکت میں لے آئے اور اپنے سینوں کی منافقت کو چھپانے والی داڑھیوں پر ہاتھ پھیر پھیر کر فتوے صادر فرما دیا کہ

احمدی کافر ہیں
احمدی واجب القتل ہیں
ان کا سماجی بائیکاٹ کیا جائے
ان کو صفحۂ دنیا سے نابود کر دیا جائے

اور پھر ان ملاؤں کی شرانگیزی رنگ لائی، ان کی فتنہ پردازی کی ہوس کے مٹنے کے سامان پیدا ہو گئے اور پاکستان کے طول و عرض میں مقتل کھل گئے۔ عشاقِ محمدؐ کے حلقوم پر چھریاں پھرنے لگیں اور حالات بتاتے ہیں کہ حکومت کے ایماء و اجازت سے لائسنس دار جلاد ہر کوچہ و بازار میں دندنانے لگے۔ اور پھر یوں ہوا کہ

خونِ شہیداں سے ہر رہگذر رنگین ہو گئی
بے حساب جائدادیں لوٹ لی گئیں
بے شمار اثاثے تباہ و برباد کر دئے گئے
ان گنت مکانات نذرِ آتش کر دئے گئے
درجنوں دکانیں راکھ کے ڈھیر بن گئیں
مسجدیں مسمار کر دی گئیں
لائبریریاں شعلوں میں تبدیل ہو گئیں
قرآن پاک کے نسخوں کو ٹھوکریں ماری گئیں

اور پاؤں تلے روندا گیا — یہ کہہ کر کہ یہ قرآن احمدیوں کا ہے اور پھر انہیں جلا دیا گیا

حدیث کی صحاح ستہ کی کتب کو پاؤں سے روند روند کر آگ لگا دی گئی۔ اور غنڈوں کے بپھرے ہوئے بے قابو ہجوم نعرے لگاتے رہے کہ

یہ مرزائیوں کا قرآن ہے اسے خاکستر بنا دو
یہ مرزائیوں کی کتب حدیث و تفاسیر ہیں ان کو جلا کر راکھ کر دو۔
یہ مرزائیوں کا مکان ہے اسے شعلوں کے ہمکنار کر دو۔
یہ مرزائیوں کا مکان ہے اسے زمیں بوس کر دو۔
یہ احمدی ہیں ان سے زندہ رہنے کا حق چھین لو۔
ان کے معصوم بچوں کو قتل کر دو
ان کی زبانیں جڑ سے کاٹ دو

اور یوں سارے پاکستان میں خدا و رسول کے نام پر ظلم و ستم اور وحشت و بربریت کا یہ مکروہ کھیل کھیلا گیا۔ اور دلائل کے میدان سے احمدیوں کے مقابلہ سے عاجز آنے والے ملاں خوش ہوتے رہے۔ قرآن و حدیث کے نام نہاد علماء نے ان غیر انسانی افعال کو جائز قرار دیا جامع مسجدوں کے خطیبوں نے اسے کارِ ثواب کہا اور مسندِ رسولؐ پر بیٹھنے والوں نے اسے جائز گردانا اور منبر و محراب کے اجارہ داروں نے اسے عین اسلام کہا۔ احمدیوں کے جلتے ہوئے مکانوں سے شعلے آسمان کی طرف لپکتے رہے۔ ان کے ہنستے بستے گھرانے اجڑ گئے بے شمار سہاگنیں بیوہ ہو گئیں۔ بے شمار معصوم بچے یتیم ہو گئے۔ اور یوں ختمِ نبوت کا مسئلہ دلائل و براہین کی بجائے آگ، خون اور چھریوں سے حل کیا جاتا رہا۔ اور پولیس تماشائی بن کر نہ صرف اس شیطانی مکروہ کھیل کو دیکھتی رہی بلکہ غنڈوں اور بلوائیوں کی مدد کرتی رہی حکومت کی ساری مشینری زنگ خوردہ ہو کر جام رہی اور بڑے بلند بانگ دعوے کرنے والے لیڈر اور حکومت کے ستون غنڈوں کے سامنے بے بس ہو کر بیٹھے رہے اور شرافت و انسانیت دم بخود رہ گئی۔

اور جب یہ آگ سارے پاکستان کے طول و عرض کو اپنی لپیٹ میں لے چکی۔ ہر شہر میں کشت و خون کا بازار گرم ہو گیا تو ساری دنیا کے ریڈیو اسٹیشن چیخ اٹھے اور اس بربریت کے خلاف احتجاج و نفرین کی صدائیں بلند ہونے لگیں تو حکومت پاکستان نے ان خبروں کی اشاعت پر پابندی لگا دی اور ان ننگِ انسانیت مظالم کو سنسر کی وسیع چادر کے نیچے ڈھانپ لینا چاہا۔

لیکن خون بھی آج تک کسی کے چھپائے چھپ سکا ہے۔ یہ خون تو کہیں بھی گرے اپنا پتہ خود دیتا ہے یہ بے زبان ہے مگر ناطق ہے۔ یہ سنسر کی وسیع و دبیز چادروں کے نیچے دھڑکتا ہوا بھی شرافت و نجابت انسانی کو پکارتا ہے۔ یہ اوڑھائی ہوئی نقابوں کے اندر سے چیختا اور ضمیرِ انسانی کو جھنجھوڑتا ہے۔ قاتل کی تلوار سے ٹپکتا ہوا خون زبان رکھتا ہے اسے گونگا کرنا ممکن ہی نہیں ہوتا چنانچہ ناکردہ گناہ احمدیوں کی گردنوں سے بہا ہوا خون سنسر اور ظلمت کی نقابوں کو پھاڑتا ہوا دنیا کے ہر بڑے ریڈیو اسٹیشن سے چیخا۔ یہ بی بی سی سے نوحہ کناں ہوا یہ وائس آف امریکہ سے اپنے درد و الم کے ساتھ آفاقِ عالم تک شرفاء کے کانوں تک پہنچا۔ اس نے عالمی انسانی برادری کے ضمیر کو جھنجھوڑ کے رکھ دیا۔

ربوہ۔ ربوہ۔ ربوہ
جماعت احمدیہ۔ جماعت احمدیہ۔ جماعت احمدیہ
ظلم، قتل، خون

وحشت و بربریت — جبر و تشدد

ساری دنیا کے نشریاتی ادارے چیخ اٹھے کہ ایک بے بس بے زبان اور پر امن جماعت، پاکستان کے غنڈہ عناصر کی بربریت کا شکار ہو رہی ہے۔ ظالم سمجھتا تھا کہ یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے اس کی آواز ہی کیا ہو گی۔ حکومت سمجھتی تھی کہ وہ سنسر لگا کر اس بدنامی سے بچ جائے گی لیکن

نالوں نے میرے آگ لگا دی جہان میں
صیاد جانتا تھا قفس میں پڑے رہیں

جماعت احمدیہ پاکستان بحیثیت مجموعی امن پسند ہونے کے لحاظ سے بلا شبہ یہ پر امن اور مہذب و متدین شرفاء کی جماعت ہے اور کبھی قانون شکنی کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ ضمیرِ انسانی کو رعونت کا درس دے اور شرفاء عالم کو حسرت کی طرف توجہ دلائے۔ ہم گزشتہ ۸۵ سال سے دلائل و براہین کے میدان میں ان علماء کو تمام اختلافی مسائل میں قرآن و حدیث اور اقوالِ ائمہ کے بل پر فاش شکستیں دیتے چلے آ رہے ہیں اور جب ان عمامہ پوش ملاؤں نے پیہم تجربہ کے بعد یہ جان لیا کہ وہ احمدیت کے علم کلام کے مقابلہ میں بے بس ہیں تو اپنے عجز کو چھپانے کے لئے انہوں نے ہماری تبلیغ پر پابندیاں لگوا دیں۔ اور اپنی اکثریت کے بل پر ہمیشہ جماعت احمدیہ کو مرعوب کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ احمدیت کے روزِ اول سے ہی اسے متعصب اور کم ظرف ملاؤں نے صفحۂ ہستی سے نابود کر دینے کی کوششیں جاری رکھی ہوئی ہیں۔ گزشتہ ۸۵ سال میں وہ کونسا حربہ ہے جو ہماری جماعت کے خلاف استعمال نہیں کیا۔ وہ کونسا مذموم و مکروہ فعل ہے جو اسلام کے پاک نام پر ہمارے خلاف روا نہیں رکھا گیا۔ ۱۸۸۹ء سے آج تک برصغیر کے طول و عرض میں ہر مقام پر احمدی ظلم و ستم کا نشانہ بنتے رہے ہیں انہیں باوجود حقیقی مسلمان ہونے کے کافر کہا گیا۔ ان کا بائیکاٹ کیا گیا انہیں کنوؤں سے پانی لینے سے روکا گیا۔ ان کے مُردوں کو قبروں سے نکال کر چیلوں اور گدھوں کی خوراک بنایا گیا۔ اور انہیں ہر انسانی اور بنیادی حق سے محروم کرنے کی کوشش کی گئی۔

مگر آج تک ہمارے مخالفین نے یہ نہیں سوچا کہ آخر یہ کیا بات ہے کہ احمدیت کو فنا و برباد کرنے کی جتنی بھی کوششیں آج تک کی گئیں وہ ناکام ہوتی رہیں اور احمدیت پہلے سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کی منازل طے کرتی چلی گئی۔ اور پنجاب کے ایک گمنام گوشے سے نکل کر پہلے تو سارے پنجاب میں پھیلی اور جب ملاؤں نے اور زیادہ مخالفت کی تو احمدیت سارے برصغیر میں پھیل گئی۔ ملاؤں نے انفرادی اور اجتماعی کوششیں جاری رکھیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی تمام مکروہ کوششوں کو ان کے منہ پر مارتا رہا اور احمدیت کو آسمان سے نصرت ملتی چلی گئی

ہندوستان کے بڑے بڑے نامور علماء احمدیت کو مٹا دینے کے بلند بانگ دعووں کے ساتھ اٹھے اور اپنی ساری طاقتیں احمدیت کے خلاف صرف کرنے کے بعد بصد حسرت اس دنیا سے اٹھ گئے۔ ان میں بڑے بڑے سحبان الہند تھے ان میں بڑے بڑے سجادہ نشین تھے۔ ان میں بڑے بڑے ہندوستان گیر شہرت و اثر رکھنے والے نامور علماء تھے ان میں بڑے بڑے شعلہ بیان مقرر تھے۔ ان سب نے کبھی انفرادی اور کبھی اجتماعی طور پر احمدیت کو مٹا دینے کے دعوے کئے۔ اور حق یہ ہے کہ انہوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں کوئی بھی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ لیکن ان کی ساری ان تھک کوششوں کے باوجود احمدیت اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

اور جب تقسیم ملک کے بعد پاکستان میں ملاؤں کی اجارہ داری مضبوط ہو گئی تو انہوں نے ریشہ دوانیوں کا ایک وسیع و عریض جال بنا اور سنہ ۱۹۵۳ء میں "اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن" کے نام سے ایک ملک گیر فتنہ برپا کیا۔ بہت سے ہنگامے اور کشت و خون کے بعد مارشل لاء کے مضبوط ڈنڈے نے ملانوں کی سرکوبی کی۔ اور یہ مذہب کے نام پر کھیلا جانے والا سیاسی ڈرامہ منیر انکوائری رپورٹ پر منتج ہوا۔ اور لطف یہ ہے کہ ان علماء میں سے کوئی سے دو عالم بھی اس امر پر متفق نہ ہو سکے کہ اسلام کی حقیقی تعریف کیا ہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ انکوائری رپورٹ نے ان علماء کی علمیت کی ساری قلعی کھول کر رکھ دی۔

لیکن یہ علماء جن کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

"آسمان کے نیچے بدترین مخلوق"

کا خطاب دے رکھا ہے کب نچلے بیٹھنے والے تھے۔ ان کی مخفی ریشہ دوانیاں جاری رہیں اور آخر اور ششمان نے ان کی پیٹھ ٹھونک کر کہا کہ دیکھتے کیا ہو رابطہ عالم اسلامی نے احمدیوں کو کافر قرار دے دیا ہے اٹھو اور ان کو قتل کر کے رکھ دو۔ چنانچہ ملا ایک بار پھر انگڑائی لے کر اٹھا اور پوری شدومد کے ساتھ اپنا شغل جاری کر دیا۔ کونسا ملا؟ وہی ملا جس کا نقشہ رئیس امروہی نے اس طرح کھینچا تھا ؎

آپ کا ... ؟ میرا غلط ...
آپ کا مقصد؟ فقط تخریب دیں
آپ کا مسکن؟ مساجد ایسی منزل ...
آپ کا سہرہ؟ "مبلغ" آپ کا پیشہ؟ فساد

اور جب بموجب ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ علماء بدترین خلائق ٹھہرے اور بقول رئیس امروہی اس کا پیشہ ہی فقط تخریب دین و انتشار و فساد فی الارض ٹھہرا تو پھر بھلا اس سے کیا شکوہ! اس عقربی صفت مخلوق نے بڑے بڑے زاہدوں کے سر کٹوائے اور خدا رسیدہ بزرگوں کو سولیوں پر لٹکوا دیا۔

اب اگر یہ طبقہ رابطہ عالم اسلامی کے نام سے اسلام کی صفوں میں انتشار پیدا کرنا چاہتا ہے تو ہمیں اس پر کوئی حیرت نہیں ہم اس ڈنک اٹھائے ہوئے بچھو کو بہت عرصہ سے جانتے ہیں۔ یہ کسی رنگ میں اور کسی بھی نام سے ہمارے سامنے آئے ہم اسے پہچانتے ہیں۔ یہ مولوی نذیر حسین دہلوی کی شکل میں ہو یا مولوی محمد حسین بٹالوی کے روپ میں۔ یہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا نام رکھ لے یا مولانا ظفر علی خاں کا۔ یہ کسی بھی بہروپ میں ہم پر وار کرے ہم اسے کہتے ہیں

تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

ہمارے سینے تیر اندازی سہنے کے لئے حاضر ہیں ہم جانتے ہیں کہ قربانیوں کے بغیر کوئی بھی قوم ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتی۔ اسی لئے ہمارے دلوں سے یہ صدائیں اٹھ رہی ہیں کہ

اے گوجرانوالہ کے احمدی شہیدو! تمہیں اور تمہارے والدین اور بچوں کو مبارک ہو کہ تم نے احمدیت کی بنیادوں کو اپنے خون سے مضبوط کیا۔ تم نے احمدیت کی تاریخ میں ایک سنہری عنوان لکھ دیا جس پر آپ کی قوم ناز کرے گی۔

اے گلستان احمدیت کے معصوم اور نوعمر بچو! تمہاری شہادت جماعت کے لئے سرمایۂ فخر و ناز ہے

اے ساہیوال، راولپنڈی اور لاہور اور ملتان اور دوسرے شہروں میں جام شہادت نوش کرنے والے ہمارے بھائیو! مبارک ہو کہ تم نے مِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ کی فہرست میں اپنا نام لکھوا لیا۔ اور ہمیں مِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ چھوڑ گئے۔ اے کاش! یہ سعادت ہمارے حصہ میں آتی

اے خوش نصیبو! جن کی زبانیں احمدیت کے "جرم" میں کٹ گئیں جن کے پاؤں کٹ گئے یا جن کی جائیدادیں لٹ گئیں یا جن کے مکان جلا دئے گئے۔ مبارک ہو کہ آسمان پر تمہاری یہ قربانیاں شرف قبول پا گئیں۔

اور اس کے ساتھ ہی ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ ؎

کچھ اور بڑھ گئے جو اندھیرے تو کیا ہوا
مایوس تو نہیں ہیں طلوع سحر سے ہم

ہم جانتے ہیں کہ الٰہی جماعتیں اپنے ابتدائی دور میں آگ اور خون کے سیلابوں میں سے گزرا کرتی ہیں۔ اور انجام کار وہ اپنی منزل کو پا لیتی ہیں۔ جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اور دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی اسے مٹا نہیں سکتیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے ..... وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے"

(الوصیت)

اے بداندیش ملاؤ! تمہیں یاد ہو گا کہ علامہ اقبال نے تمہیں یہ سرٹیفکیٹ دیا تھا کہ ؎

ہے بدآموزیٔ اقوام و ملل کام اس کا

اور جب تمہارا پیشہ ہی روز ازل سے فساد فی الارض اور بدآموزیٔ اقوام و ملل ہے تو ہم تمہارا شکوہ کیوں کریں۔ البتہ ہم تم سے یہ پوچھتے ہیں کہ گزشتہ ۸۵ سال کے عرصہ میں تم نے اس وقت بھی احمدیت کے پودے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہا تھا جب یہ بہت ہی ننھا سا اور کمزور تھا۔ تمہاری مخالفت بڑھتی گئی اور یہ پودا بھی بڑھتا چلا گیا۔ اس پودے کی نشوونما کے ساتھ ساتھ تمہاری عداوت و مخالفت بھی بڑھتی چلی گئی۔ وہ کونسا حربہ ہے جو تم نے اسے مٹانے کے لئے استعمال نہ کیا۔ لیکن کیا تم یہ سچی گواہی دینے کے لئے تیار ہو کہ تمہاری ہر مخالفت اس کی ترقی کا باعث بنی۔!

اور اب تو یہ پودا خدا کے فضل سے ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ ذرا دیکھ لو! اس کی شاخیں دنیا کے ہر کونے تک پھیل چکی ہیں۔ تم نے اس دن احمدیت کی مخالفت شروع کی تھی جب گنتی کے صرف چند آدمی اس میں شامل تھے۔ پھر سینکڑوں تک پہنچی۔ احمدیت کی مخالفت میں تمہاری زبانیں گھس گئیں۔ تم نے ہر گاؤں اور ہر قریہ میں پہنچ کر کفر کے نعرے لگائے تمہاری جوتیاں چل چل کر ٹوٹ گئیں لیکن احمدیت کے فدائیوں کی تعداد ہزاروں اور لاکھوں تک پہنچ گئی۔ اور اب تو یہ تعداد ایک کروڑ سے بھی متجاوز ہو چکی ہے۔ اب یہ روگ تمہارے بس کا نہیں رہا۔ تم دس اور بیس اور سینکڑوں کی تعداد کو بھی نہ مٹا سکے تو اب ایک کروڑ کو کیا مٹاؤ گے۔ یہ جماعت خدا کی قائم کردہ ہے اور ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ و سربلندی کے لئے قائم ہوئی ہے۔ تم آخر خدا کے مقابلہ پر کیوں اتر آئے ہو۔ تم سمجھتے ہو کہ ہماری جائیدادوں کو لوٹ کر۔ ہمارے مکانوں کو جلا کر۔ ہماری دکانوں کو نذر آتش کر کے اور ہماری مسجدوں کو منہدم کر کے احمدیت کو کمزور کر سکو گے یہ تمہاری بھول ہے۔ ارے نادانو! یہ تمہاری طرح فرزانوں کی جماعت نہیں یہ تو دیوانوں کی جماعت ہے۔ یہ تو نئی نئی بستیاں آباد کرنے والی جماعت ہے۔ تم نے سنہ ۱۹۵۳ء میں بھی ہماری جائیدادوں کو تباہ و برباد کیا تھا۔ کیا اس سے احمدیت مٹ گئی تھی؟ اب پھر تم نے وسیع پیمانے پر خدا کی زمین میں فساد برپا کیا ہے۔ یہ تمہاری فطرت ہے۔ ہمیں تم سے شکوہ کیوں ہو ؎

یہ فطرت اپنی اپنی ہے یہ مسلک اپنا اپنا ہے
جلاؤ آشیاں تم ہم کریں گے آشیاں پیدا

تم ہمارے لئے ہر مقام پر کربلا پیدا کر رہے ہو اور ان کے نتیجہ میں ہر بار اللہ تعالیٰ ہمیں نئی ترقیات سے نوازتا ہے۔ تم نے ربوہ کے ۷۲ ناکردہ گناہ مظلوموں کو گرفتار کیا ہوا ہے ہم تمہارے شکرگزار ہیں۔ کیونکہ کربلا کے شہداء کی تعداد بھی یہی تھی۔ ہم تمہاری اختراعات ظلم و ستم کی داد دئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کیونکہ جو مظالم تم نے کئے ہیں یہ تو کفار مکہ کو بھی نہ سوجھے تھے تم نے زندوں کی زبانیں کاٹ دیں۔ تم نے قرآن کریم کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ تم نے حدیث کی کتابوں کو جلایا۔ تم نے مسجدوں کو منہدم کیا۔ بخدا تم اسلام کے ... سے بہت ترقی یافتہ ہو!

اور اے رابطہ عالم اسلامی! ہم تمہیں صرف اتنا مشورہ دیتے ہیں کہ اپنا نام تبدیل کر کے

"تفرقۂ عالم اسلامی"

رکھ لو کہ تیرا پیشہ ... معلوم ہوتا ہے۔ بقول جوش ملیح آبادی ؎

اے ملا اے پیرو دین و ایمان اور ...
دیکھ اپنی آستینیں جن سے ٹپکتا ہے لہو

(باقی)

جماعتِ احمدیہ کا بین الاقوامی مرکز "ربوہ"

(محمد حفیظ بقا پوری)

پاکستان میں حالیہ اینٹی احمدیہ فسادات کے ضمن میں — "ربوہ" — کا بکثرت ذکر آ رہا ہے۔ رَبْوَہ (یہ ایک عربی لفظ ہے جس کے لفظی معنی اونچی جگہ کے ہیں) جماعتِ احمدیہ کا بین الاقوامی مرکز ہے۔ جو تقسیمِ ملک کے بعد دریائے چناب کے مغربی کنارے خشک پہاڑیوں کے دامن میں ۱۹۴۸ء میں حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی طرف سے بسایا گیا۔ یہ شہر تین میل لمبے اور ایک میل چوڑے رقبے میں پھیلا ہوا ہے۔ سرگودھا اور لائلپور دونوں شہروں سے ۲۸ ۲۸ میل کے برابر فاصلے پر ٹھیک وسط میں واقع ہے۔

محلِ وقوع کے لحاظ سے ربوہ دریائے چناب کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ جہاں شرقاً غرباً پھیلی ہوئی چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کا ایک سلسلہ پایا پایا جاتا ہے۔ کچھ پہاڑیاں آبادی کے درمیان واقع ہیں۔ اور باقی ربوہ کے شمال میں ایک قدرتی فصیل بناتی ہوئی دریا کے اس پار چنیوٹ کی طرف چلی جاتی ہیں۔ دریا دو تنگ دروں سے گزرتا ہے۔ ان دروں پر دو نہایت مضبوط دوہرے پل بنے ہوئے ہیں۔ نیچے سے ریل گزرتی ہے اور اوپر سے چھکڑے اور لاریاں۔ یہ دونوں پل ایک احمدی انجنیئر خان بہادر نعمت اللہ خان صاحب مرحوم کی زیرِ نگرانی ۱۹۲۸ء میں مکمل ہوئے۔

جماعت کی بین الاقوامی حیثیت کے مطابق اس کا یہ جدید مرکز بھی چند ہی سالوں میں بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اور اب کے فسادات میں تو اس کو اور بھی زیادہ تعارف حاصل ہوا ہے۔

سرکاری ریونیو ریکارڈ شاہد ہے کہ اس خطّے پر عرصۂ دراز سے کبھی آبادی نہیں رہی۔ اور ربوہ شہر کے اس جگہ آباد ہونے سے قبل یہ خطۂ زمین صدیوں سے بالکل بنجر اور بے آباد چلا آتا تھا۔ متعدد بار اس خطّے کو آباد کرنے کے لئے کئی لوگوں اور سرکار نے کوشش کی۔ مگر اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ احمدیہ جماعت کے اُولوالعزم امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (۱۸۸۹ء — ۱۹۶۵ء) رضی اللہ عنہ کی ہمّت اور کوشش کے نتیجہ میں آج ربوہ ۱۵ ہزار کی آبادی کا ایسا شہر بن چکا ہے جس میں ریلوے اسٹیشن۔ بس اڈہ۔ ڈاک خانہ تار گھر۔ ٹیلیفون ایکسچینج آفس۔ پولیس چوکی، بجلی۔ سوئی گیس اور تعلیم کی ہر طرح کی سہولتیں میسّر ہیں۔ اس طرح علاوہ جماعت کا رُوحانی مرکز ہونے کے ایک بلند پایہ علمی مرکز بھی بن چکا ہے۔

پہلے پہل اس سارے خطّے میں پانی کی ایک بوند اور ایک سبز پتّہ بھی نہیں ملتا تھا۔ لیکن حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی دُعاؤں اور خدا تعالےٰ کے خاص فضل کے نتیجہ میں اب جگہ جگہ نلکے اور ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں۔ اور ہرے بھرے درخت جابجا اپنی بہار دے رہے ہیں۔ ربوہ کی غالب اکثریت احمدیوں پر مشتمل ہے۔

۱۹۴۷ء میں جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی اور بدلے ہوئے حالات کے نتیجہ میں مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کی بڑی تعداد کو مغربی پنجاب منتقل ہونا پڑا۔ تو اس کا اثر جماعتِ احمدیہ کے دائمی مرکز — "قادیان" — پر بھی پڑا۔ چنانچہ اس شہر کی پندرہ ہزار کی آبادی میں سے سوائے تین سو تیرہ درویشوں کے باقی سب کے سب مغربی پنجاب میں منتقل ہو گئے۔ چونکہ جماعتِ احمدیہ اپنے اصول کے مطابق ہمیشہ ایک واجب الاطاعت امام اور ایک مرکزی مقام کے ساتھ وابستہ رہی ہے۔ اس لئے حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے پہلے پہل لاہور کو اپنا عارضی ہیڈ کوارٹرز بنایا۔ اور ہمہ وقت اس بات کی تلاش میں رہے کہ کوئی ایسی جگہ میسّر آجائے جسے جماعت کے لئے ایک دُوسرے مرکز کے طور پر کام میں لایا جا سکے۔

جس طرح مُسلم آبادی کو مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب میں منتقل ہونا پڑا، انہی حالات میں مغربی پنجاب کی غیر مُسلم آبادی کو بھی مجبوراً ترکِ وطن کرنا پڑا۔ اس طرح مغربی پنجاب میں سکھوں کے مقدّس مقام بھی خالی ہو گئے۔ جن میں مشرقی پنجاب کے مہاجرین کو آباد کیا جانے لگا۔ چونکہ احمدیہ جماعت نے بھی اپنا مذہبی مرکز چھوڑا تھا، اُن کی خاطر خواہ آبادی کے لئے ایک موقعہ پر اُنہیں سکھوں کے متبرّک شہر ننکانہ صاحب کی بھی پیش کش کی گئی مگر حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے یہ کہہ کر اس تجویز کو مسترد کر دیا کہ "چونکہ یہ شہر سکھ بھائیوں کے لئے اسی طرح متبرک ہے جس طرح ہمارے لئے مشرقی پنجاب میں **قادیان** اس لئے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ سکھ بھائیوں کے اس مقدس شہر کو احمدیوں کا مرکز بنا کر سکھ دوستوں کے نازک مذہبی احساسات کو ٹھیس پہنچاؤں"۔ آپ نے اپنی جماعت کے سرکردہ دوستوں کو حکم دیا کہ پنجاب کے علاقہ سے کسی اور جگہ کی تلاش کریں۔ خواہ ایسا خطّہ بنجر اور بے آباد ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس خطّے کو قیمتاً بھی خرید نا پڑے تو جماعت کی خاطر ایسا ہی کیا جائے گا۔ چنانچہ بڑی تگ و دو اور محنت کے بعد [illegible] یہ رقبہ جو کلّر اور شور سے اٹا ہوا تھا۔ منتخب کیا گیا۔ اور حکومتِ وقت سے اس بارہ میں بات چیت کر کے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے لئے باضابطہ طور پر ان پندرہ صد ایکڑ زمین پر بصورت ننانوے سالہ لیز حقوقِ مالکانہ حاصل کر لئے گئے۔ تب حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے عزم و استقلال اور لگاتار بہترین توجہ اور نگرانی کے نتیجہ میں اس شہر کی آبادی کا مشکل مگر بڑا ہی بابرکت کام شروع ہوا۔

مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو پہلے پہل اس شہر کی جگہ پر خیمہ نصب کر کے اس کی آبادی کا آغاز ہوا۔ اس وقت یہاں میٹھا پانی نایاب تھا۔ مختلف جگہوں پر نلکے بور کئے گئے مگر ہر جگہ نمکین پانی نکلا۔ مگر جماعت کے اُولوالعزم امام اور اُن کے جاں نثار خدام کی انتھک کوششیں جاری رہیں بالآخر خدا کی نصرت شاملِ حال ہوئی اور ایک الہامی بشارت کے تحت امام جماعتِ احمدیہ کے ملکیتی رقبے میں جو ٹیوب ویل کا بور کیا گیا اس میں سے میٹھا پانی نکل آیا۔ اور اب قریباً ہر جگہ میٹھے پانی کا انتظام ہے۔ یہاں شور اور کلّر زمین کی وجہ سے زہریلے سانپ بکثرت تھے۔ ایسے ناموافق حالات میں اس قصبہ کی آبادی شروع ہوئی۔ دوسرے مرحلے پر کچے مکانات بنائے گئے۔ پھر رفتہ رفتہ اس جگہ آباد ہونے والے احمدیوں نے اپنے مکانات بھی تعمیر کرنے شروع کر دیئے۔ اور دیکھتے دیکھتے ایک بارونق شہر بن گیا۔ جہاں جماعتِ احمدیہ کے بین الاقوامی مرکزی دفاتر ہیں۔ اور تین مرکزی انجمنوں کی نگرانی میں جماعت کے انتظامی، تربیتی تعلیمی اور تبلیغی اغراض کو شعبہ وار پورا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ بہت پُرانی انجمن "صدر انجمن احمدیہ" کے کام کو حسبِ ذیل نظارتوں میں تقسیم کیا گیا ہے:-

(۱) نظارتِ علیا: انجمن کے جملہ شعبہ جات کی عمومی نگرانی کے لئے اس نام سے ایک الگ نظارت قائم ہے۔ اور ہر بڑے شعبے کے انچارج کو **ناظر** کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

(۲) نظارتِ بیت المال (آمد) نظارتِ بیت المال (خرچ)۔
افرادِ جماعت کے چندوں کی وصولی اور اس کے حساب وکتاب کا جملہ ریکارڈ اس دفتر کے ذمہ ہے۔

(۳) نظارتِ اصلاح و ارشاد۔
افرادِ جماعت کی اصلاح و تربیت اور دیگر مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے فرائض سرانجام دینا اس نظارت کے ذمہ ہے۔ مُربیانِ سلسلہ اس نظارت کے ماتحت ہیں۔

اسی نظارت کا ایک ذیلی شعبہ نشر و اشاعت کا ہے جس کے تحت بلند پایہ اسلامی لٹریچر تیار کر کے اس کی اشاعت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جماعت کا مشہور روزنامہ "الفضل" بھی اسی کے زیرِ اہتمام شائع ہوتا ہے۔

(۴) نظارتِ تعلیم: جماعتی تعلیم اور مرکزی درس گاہوں کی نگرانی اور رہنمائی کے لئے یہ نظارت قائم ہے۔

(۵) نظارتِ صنعت و زراعت:
احباب جماعت کو زرعی اور صنعتی امور میں مفید مشورے دینے کے لئے یہ نظارت قائم ہے۔

(۶) نظارتِ اُمورِ عامّہ: جماعت میں نظم و ضبط قائم رکھنے۔ احمدی افراد کے باہمی تنازعات دُور کرنے اور متفرق جماعتی اُمور کی انجام دہی کے لئے یہ نظارت قائم ہے۔

(۷) نظارتِ امورِ خارجہ: بیرون از جماعت معزز افراد کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کا کام اس نظارت کے سپرد ہے۔

★ — **دارالافتاء:** مشکل مسائل جو موجودہ زمانہ میں پیش آئیں ان کا حل از رُوئے شریعت دریافت کرنے والوں کی راہنمائی یہ شعبہ کرتا ہے۔

★ — **دارالقضاء:** احمدی افراد کے وہ معاملات جو قابلِ دست اندازی پولیس نہ ہوں ان کا تصفیہ پنچائتی طرز پر قانونِ شریعت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ اس شعبہ کے ماتحت ہر شہر کی مقامی جماعت میں آنریری قاضی مقرر ہیں اور کچھ مرکزی بھی، اس طرح کی آنریری خدمات سرانجام دینے والے قاضی مقرر ہیں۔

(۲) انجمن احمدیہ تحریکِ جدید:
یہ انجمن بیرونِ ملک تبلیغِ اسلام کو منظم طور پر بجا لانے کے لئے ۱۹۳۴ء سے قائم ہے۔ خدا کے فضل سے اس انجمن نے اُس وقت سے اب تک نہایت شاندار کام کیا ہے۔ یہ جو جماعتِ احمدیہ کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے اور اس کے تبلیغی مشنز ہر متمدن مُلک میں قائم ہیں، یہ تحریکِ جدید ہی کے ٹھوس کام کا شاندار نتیجہ ہے۔ اس انجمن کے بھی سات آٹھ شعبے قائم ہیں [illegible] دفاتر قائم ہیں۔ ہر شعبہ کے انچارج کو **وکیل** کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جیسے وکیل الاعلیٰ۔ وکیل المال۔ وکیل التبشیر وغیرہ وغیرہ۔

حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے ایک تازہ انٹرویو کے مطابق اس وقت پچاس سے زائد ممالک میں جماعت کے سنٹر قائم ہیں۔ جن کی یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ۔ انڈونیشیا اور جزائر فجی وغیرہ میں ۵۰۰ سے زائد شاخیں ہیں۔ اور متعدد ممالک میں ہزاروں کی تعداد میں احمدی بستے ہیں۔ جو جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے ہیں۔

[illegible] مشنز کے علاوہ بیرونی ممالک میں مساجد

کی تعمیر اور قرآن مجید کے دُوسری زبانوں میں تراجم کا زبردست کام بڑے ہی وسیع پیمانے پر اسی مجلس کے تحت بڑی کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ اِس وقت تک تین چار سو کے قریب مساجد بیرونی ممالک میں تعمیر ہو چکی ہیں۔ اور دُنیا کی سترہ مشہور زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

اسی کی ایک ذیلی مجلس "نصرت جہاں" کے تحت مغربی افریقہ کے ممالک کے باشندوں کو علم کے زیور سے آراستہ کرنے، اُن کو جہالت سے نجات دلانے کیلئے بہت سے کالج اور سکول جماعت کے خرچ سے جاری کئے جا چکے ہیں۔ اسی طرح مقامی آبادی کو بیماریوں سے نجات دلانے کے لئے اور اُن کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے متعدد مقامات پر اب تک ۱۸ ہیلتھ سنٹر جاری کئے جا چکے ہیں۔ ان سب سکولوں اور ہیلتھ سنٹرز میں احمدی واقفین زندگی اخلاص اور قربانی کے جذبہ سے خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

(۳) تیسری مرکزی **انجمن، وقفِ جدید** ہے۔ جس کا کام دیہات کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا، اُن کو پکے مُسلمان اور اچھے شہری بننے میں مدد دینا ہے۔ اس شعبہ میں بھی کام کرنے والے اپنی زندگیاں دین کی خاطر وقف کرتے ہیں۔ اور اخلاص اور قربانی کے جذبہ سے سینکڑوں کی تعداد میں کام کرتے ہیں جیسا کہ تحریک جدید کے شعبہ میں کام کرنے والوں نے بھی دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہوتی ہیں۔ اور یہ بھی سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ اس انجمن کے بھی مرکزی دفاتر ربوہ میں ہیں اور ہر شعبہ کے انچارج کو **ناظم** کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

کالج اور سکول

ربوہ میں لڑکوں کا ایک کالج۔ لڑکیوں کا ایک کالج۔ اسی طرح لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے الگ الگ ہائی سکول ہیں۔ اور کئی پرائمری سکول انجمن کے خرچ پر چل رہے ہیں۔ ان کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے نام پر ایک عربیک کالج ہے جس میں مشنری تیار کئے جاتے ہیں۔ ربوہ کے تعلیم الاسلام کالج میں اب ایم۔ اے کلاسیں بھی جاری ہیں اور سائنس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا بھی اجراء عمل میں آچکا ہؤا ہے۔

لائبریریاں

دونوں کالجوں اور سکولوں کی اپنی لائبریریوں کے علاوہ جماعت کی ایک مرکزی لائبریری "خلافت لائبریری" کے نام سے ہے۔ جس کی عمارت جدید طرز پر تعمیر کی گئی ہے۔ اس میں نئے طریقے سے کتب کے رکھے جانے کا انتظام ہے۔ اس میں فی الحال پچاس ہزار کتب کی گنجائش ہے۔ یہ کتب مختلف النوع قیمتی مضامین پر مشتمل ہیں۔ اور ریسرچ کے کام میں بہت زیادہ ممد و معاون ہیں۔

غیر مُلکی طلبہ

جماعت کا بین الاقوامی مرکز ہونے کے سبب ربوہ میں غیر مُلکی طلبہ خاصی تعداد میں تعلیم کی غرض سے آتے ہیں۔ جس کا سلسلہ روز افزوں ہے۔

اسی طرح بہت سے عالمی شہرت کے لوگ جماعت کے مرکز کی زیارت اور علمی تعلق سے یہاں آتے ہیں۔

جلسہ سالانہ

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ کے زمانہ اور آپؑ کے حکم سے ۱۸۹۱ء سے ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں جماعت کا تین روزہ سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ جب ربوہ آباد ہؤا تو مقررہ تاریخوں پر اس جلسہ کا انعقاد بھی بدستور ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس جلسہ کی وجہ سے بھی ربوہ کو عالمی شہرت حاصل ہو رہی ہے۔ کیونکہ جلسہ کے دنوں میں جہاں اندرونِ ملک کے ہزاروں ہزار احمدی و غیر احمدی آتے ہیں۔ وہاں بیرونی ممالک سے بھی ایک بڑی تعداد حاضر جلسہ ہوتی اور روحانی استفادہ کرتی ہے۔

جماعت کا یہ سالانہ جلسہ اپنی نرالی شان رکھتا ہے۔ یہ عام میلوں اور اجتماعات سے بالکل منفرد ہے۔ اس جلسہ کے تینوں روز علاوہ پنجگانہ نمازوں، نمازِ تہجد اور قرآن و حدیث کے خصوصی درس و تدریس کے پروگرام کے خاص تقریری پروگرام کے مطابق جماعت کے جید عالم علمی، تربیتی اور تبلیغی امور پر لیکچر دیتے ہیں۔ اور اسلام کی روشنی میں مسائلِ پیش آمدہ کی وضاحت کرتے ہیں۔ جلسہ کے تینوں روز حضرت امام جماعت احمدیہ بھی پُر معارف خطاب فرماتے ہیں۔ آپ کے وجد انگیز رُوحانی خطاب کو سُننے اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے دُنیا کے اکناف سے والہانہ طور پر مرد و زن جوق در جوق پہنچتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ میں حاضرین کی تعداد ایک لاکھ پچیس ہزار ریکارڈ کی گئی۔

گزشتہ سال پاکستان کے علاوہ دُنیا کے ۱۴ دوسرے ممالک کے نمائندے وفود کی شکل میں اس جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے تحت ماڈرن طریق پر آٹومیٹک مشینوں سے روٹیاں سُوئی گیس کے چُولہوں پر پکانے کا انتظام ہے۔ فی الحال قریباً ایک لاکھ روٹیاں پکانے کا انتظام ہے۔ جبکہ گزشتہ جلسہ سالانہ پر تین لاکھ سے زائد روٹیوں کی ضرورت تھی۔ باقی حصہ روایتی طریق پر نانبائی پکاتے ہیں۔ مگر جلد ہی یہ سب انتظام آٹومیٹک مشینوں کے ذریعہ کیا جا سکے گا۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ ایک لاکھ سے زائد مہمانوں کا کھانا پکوانے اور کھلانے کا ایسا وسیع اور منضبط اور سادہ انتظام ہے کہ لنگر خانوں میں کھانا تیار ہو جانے کے دو گھنٹے کے اندر اندر سب مہمان کھانے سے فارغ ہو جاتے اور جلسہ سالانہ کی تقریریں سُننے چلے جاتے ہیں۔

ربوہ کا نقشہ

دس پندرہ صد ایکڑ رقبہ باقاعدہ نقشہ کے مطابق مختلف محلّوں میں منقسم کیا گیا ہے جو عربی اسلامی ناموں سے موسوم ہیں۔ مثلاً محلہ دارالیُمن۔ محلہ دارالرحمت۔ محلہ دارالفضل۔ محلہ دارالنصر۔ محلہ دارالصدر وغیرہ وغیرہ۔ ہر محلہ کی ایک یا ایک سے زائد مساجد ہیں۔ جہاں پنجگانہ نمازوں کو التزام سے ادا کیا جاتا ہے۔ اور پانچوں نمازوں میں مساجد نمازیوں سے بھری ہوتی ہیں۔ ان میں صبح و شام قرآن و حدیث کا درس ہوتا ہے۔

محلہ کی مساجد کے علاوہ دو مرکزی مساجد بھی ہیں۔ ایک مسجد حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی رہائش گاہ کے قریب "مسجد مُبارک" کے نام سے موسوم ہے۔ جس میں امام ہمام بذاتِ خود پنجگانہ نمازیں پڑھاتے اور مجلسِ علم و عرفان لگاتے ہیں۔ دوسری مسجد جامع مسجد ہے جو "مسجد اقصیٰ" کے نام سے موسوم ہے۔ جہاں حضرت امام ہمام نمازِ جمعہ پڑھاتے اور خطبہ ارشاد فرماتے ہیں۔ یہ مسجد بہت وسیع اور بڑی شاندار ہے۔ اور پاکستانی جامع مساجد میں سے ایک وسیع و عریض مسجد ہے۔

لنگر خانہ و مہمان خانہ

باہر سے ربوہ آنے والوں کے قیام و طعام کا مرکز میں نہایت خاطر خواہ انتظام ہے۔ اس کے لئے اعلیٰ اور معزز شخصیتوں کے لئے ایک ماڈرن طرز کا گیسٹ ہاؤس ہے۔ اور ایک جنرل مہمانوں کے لیے وسیع احاطہ اور بہت سے کمروں پر مشتمل مہمان خانہ ہے۔ ہر دو جگہ مہمانوں کے لئے طعام کا فری انتظام ہے۔ اور اسلامی تعلیم کے مطابق مہمان کی عزت و تکریم کا پُورا خیال رکھا جاتا ہے۔

اشاعتی اِدارے

(الف) پریس: ربوہ میں دو پریس کام کرتے ہیں۔ ایک انگریزی۔ عربی۔ اُردو ٹائپ کا پریس اور دوسرا لیتھو پریس۔ حال ہی میں حضرت امام ہمام نے ایک بہت بڑا نئے ڈیزائن اور مشینری کا پریس لگوانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ جس میں قرآن کریم کو دُنیا کی مختلف زبانوں میں طبع کرانے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔

(ب) اشاعتی اِدارے:

(۱) الشرکۃ الاسلامیۃ: یہ ادارہ جماعت کا خصوصی لٹریچر شائع کرتا ہے۔

(۲) اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلیکیشنگ کارپوریشن: اِس ادارہ کے ماتحت غیر زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم اور سلسلہ کی کتب دوسری زبانوں میں شائع کرنے کا کام ہے۔

(۳) اِدارۃ المصنفین: اس ادارہ کے ذمہ تفسیر القرآن۔ شرح احادیث احمدیت کی تاریخ اور دیگر علمی و تحقیقی کتب کی اشاعت کا کام ہے۔

انہی اشاعتی اِداروں کے تحت حضرت امام ہمام کا تازہ منصوبہ یہ ہے کہ اعلیٰ کاغذ پر بہترین چھپائی کے ساتھ سستے نسخے قرآن کریم کے دس لاکھ کی تعداد میں شائع کرکے ہر گھر میں پہنچائے جائیں۔ تا دُنیا کے لوگ کلام اللہ کو پڑھ کر اس سے رُوحانی استفادہ کریں۔

اخبارات و رسائل

علاوہ بلند پایہ علمی کتب کی اشاعت کے ربوہ سے ایک روزنامہ "الفضل" شائع ہوتا ہے۔ نیز سلسلہ کے دُوسرے ماہنامے شائع ہوتے ہیں جن کے نام یہ ہیں:-

الفرقان۔ خالد۔ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)۔ انصار اللہ۔ تشحیذ الاذہان۔ اور جماعت کی مستورات کی طرف سے رسالہ مِصباح بھی جاری ہے۔ نیز سہ ماہی مجلۃ الجامعۃ جو جامعہ احمدیہ کی طرف سے جاری ہے۔ اسی طرح عربی میں ایک سہ ماہی رسالہ البُشریٰ بھی شائع ہوتا ہے۔

ذیلی تنظیموں کے دفاتر

احباب و مستورات کو پکا اور سچا مسلمان اور اچھا شہری بنانے کے لئے حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے جماعت کو افراد کی عمروں اور طبقات کے لحاظ سے الگ الگ مجالس میں تقسیم کر رکھا ہے۔ ہر عمر کے طبقے کے لئے اس کے مناسب حال دینی لائحۂ عمل تجویز فرما دیا ہؤا ہے۔ جس کے لئے اُس کی مساعی اس دائرہ میں لگی رہتی ہیں۔ چنانچہ بچوں کے لئے اطفال الاحمدیہ۔ نوجوانوں کے لئے خدام الاحمدیہ اور عمر رسیدہ بزرگان کے لئے انصار اللہ کی مجالس ہیں۔ جماعت کے نوجوانوں میں دینی رُوح پھونکنے کے لئے اُنہیں دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ مشقت برداشت کرنے کا عادی بنایا جاتا ہے۔ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالی جاتی ہے۔ اسی طرح خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا موقع

احبابِ جماعتِ احمدیہ کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اہم دعائیہ پیغام

اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ کے قرآنی حکم پر عمل کرو۔ استقامت، صبر، دعاؤں اور نمازوں کے ساتھ اپنے رب سے مدد مانگو

راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر گریہ و زاری کرو اور اپنے دن دعاؤں اور نوافل میں گزارو۔ مجسّم دعا بن جاؤ اور ہر آن نصرتِ الٰہی کے منتظر رہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ——— وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

حبّی فی اللہ۔ جان سے پیارے دوستو! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں سلامتیں آپ پر ہر آن نازل ہوں۔ وہ ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے ایمان و اخلاص میں برکتیں نازل فرمائے۔ ہر حال میں آپ کو استقامت بخشے۔ اور رُوح القدس سے آپ کی مدد فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ اس وقت جن حالات سے گذر رہی ہے ان سے دُنیا کے ہر خطہ کے احمدی دوستوں کو تشویش ہے۔ وہ شدید کرب و اضطراب کی گھڑیاں گذار رہے ہیں۔ مگر ان سب کا دُکھ، اُن سب کی بے چینی اور بے قراری میرے دل کی ہر دھڑکن میں پنہاں ہے اور میری ہر آن یہ کیفیت ہے کہ اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ۔ دوست دریافت کرتے ہیں کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ میرا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کے اس حکم پر عمل کرو کہ اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ۔ استقامت، صبر، دعاؤں اور نمازوں کے ساتھ اپنے رب سے مدد مانگو۔ پس صبر کرو اور دعائیں کرو، صبر کرو اور دعائیں کرو، صبر کرو اور دعائیں کرو اور اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر رکھو۔ ہر لمحہ دعاؤں میں صرف کرو۔ یہی تمہاری امتیازی شان ہے اور اسی سے تمہاری دین اور دُنیا کی نجات وابستہ ہے۔ گریہ و زاری کے ساتھ خدا کو تم نے کب پکارا اور وہ تمہاری مدد کو نہ آیا؟ وہ سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار ہے۔ اور ہر درگذر کرنے والے سے زیادہ درگذر کرنے والا ہے۔ اور ہر پیار کرنے والے سے بڑھ کر پیار کرنے والا ہے۔ کبھی ماں کو اس کے بچے کی کرب ناک چیخ اس قوت سے اپنی طرف کھینچ نہیں سکتی جس قوت سے اپنے عاجز بندوں کی عاجزانہ آہ و زاری اسے اپنی طرف مائل کرتی ہے پس راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر گریہ و زاری کرو۔ اور اپنے دن دعاؤں اور نوافل میں گذارو۔ مجسّم دعا بن جاؤ اور ہر آن نصرتِ الٰہی کے منتظر رہو۔

خدا تعالیٰ واحد و یگانہ پر ہمارا سارا اور کامل بھروسہ ہے۔ اور اس کی رحمت کا سایہ ہمارے سروں پر ہے۔ وہ ہمیں بے سہارا نہیں چھوڑے گا۔

تمہیں سب سے زیادہ پیار کرنے والا تمہارے لئے رات دن بے چین اور تمہارے لئے محبت بھری دعائیں کرنے والا،

اللہ تعالیٰ کا ناچیز بندہ

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۶ احسان ۱۳۵۳ ہش
۶ جون ۱۹۷۴ء

(منقول از الفضل ربوہ مورخہ ۸ جون ۱۹۷۴ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ۔ فرمودہ ۷ جون ۱۹۷۴ء

ربوہ میں بتاریخ ۷ جون جو تازہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، اس کا جو خلاصہ الفضل ۹ جون میں شائع ہوا ہے وہ احباب کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

——— (ایڈیٹر بدر)

ربوہ ۷ احسان۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبۂ جمعہ میں سورۃ النحل کی آیت اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت دو گروہوں کو حاصل ہوتی ہے۔ ایک متقیوں کو اور دوسرے محسنین کو۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف تحریرات کی روشنی میں تقویٰ اور احسان کی تعریف بیان کر کے نیز متقیوں اور محسنین کی صفات پر روشنی ڈال کر احباب کو تقویٰ اور احسان کی صفات سے اپنے آپ کو متصف کرنے کی تلقین فرمائی۔ تا وہ اللہ تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت کے ہمیشہ ہی مورد بنے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی معیت اور تائید و نصرت کے جلوے دکھاتا رہے ——— !!

احبابِ جماعت احمدیہ کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

احباب نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد الحاح کے ساتھ عاجزانہ اور پُرسوز اجتماعی دعائیں بھی کریں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ — وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

احباب کرام! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

کل کے الفضل میں دوست میرا پیغام پڑھ چکے ہوں گے اور دعاؤں میں مصروف ہوں گے۔ انفرادی دعاؤں کے علاوہ اُن مقامات پر جہاں نماز باجماعت کا اہتمام ہے احباب کثرت کے ساتھ روزانہ نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد ربِّ کریم، اَلْبَرُّ الرَّحِیْم کے حضور الحاح کے ساتھ عاجزانہ اور پُرسوز اجتماعی دعائیں بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۷ احسان ۱۳۵۳ ہش
۷ جون ۱۹۷۴ء

(منقول از الفضل مورخہ ۹ جون ۱۹۷۴ء)

قادیان میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل

قادیان ۲۵ جون۔ آج کی ڈاک میں براستہ لنڈن الفضل کے پرچے موصول ہوئے جن میں سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دونوں پیغامات مندرج ہیں۔ چنانچہ بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں تمام مقامی احباب کو جمع ہونے کے لئے اعلان کیا گیا۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضور انور کے دونوں رُوح پرور پیغام سُنائے اور ساتھ ہی لنڈن مشن کی طرف سے فسادات کے بارہ میں جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ سُنایا۔ ان تازہ اطلاعات کو اگلے پرچے میں پوری تفصیل کے ساتھ درج کیا جائے گا۔ احباب کی فوری اطلاع کے لئے دفتر ... کی طرف سے سائیکلو سٹائیل پر ایک بلیٹن کی صورت میں جماعتوں کو پہلے ہی بھجوانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے

بعدہٗ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے اجتماعی دُعا کی جس میں احبابِ جماعت کے علاوہ مستورات بھی بھاری تعداد میں شریک ہوئیں۔

... حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل ... گیا۔ اسی طرح کل سے فجر کی نماز کے بعد بھی اجتماعی دُعا کا انتظام کیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ مغرب کی نماز کی سُنتیں ادا کرنے کے بعد احباب اجتماعی دعا کرتے ہیں۔ اسی طرح فجر کی نماز کے بعد بالعموم مساجد میں قرآن، حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا ہے۔ اس درس کے بعد اجتماعی دُعا کا پروگرام رکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان اجتماعی دعاؤں کو قبول فرمائے اور اپنے فضل سے جماعت کے لئے نصرت و تائید کے سامان کرے اور معاندین و مخالفین کو ہدایت دے کہ وہ حق و صداقت کو اپنا کر صحیح رنگ میں اسلام کے خادم بن جائیں۔ آمین۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔

پاکستان میں احمدیوں کی جائیداد اور جان و مال کے نقصان کا نقشہ

۱۔ مکانات جن کو لوٹا اور جلا دیا گیا ۵۰۰ اندازاً۔
۲۔ دکانیں جو لوٹ لی گئیں اور جلا دی گئیں — ۶۰۰ اندازاً۔
۳۔ احمدیہ لائبریریاں جن کو تباہ و برباد کر دیا گیا — ۱۷
۴۔ احمدیہ مساجد جن کو تباہ و برباد کر دیا گیا — ۲۱
۵۔ احمدیہ مساجد جن پر مخالفین نے زبردستی قبضہ کر لیا — ۳
۶۔ احمدیوں کی بسیں جلا دی گئیں — ۷
۷۔ احمدیوں کی کاریں جلا دی گئیں — ۲
۸۔ احمدیوں کے ٹیکسیز جلا دیئے گئے — ۵
۹۔ احمدیوں کے سٹورز جلا دیئے گئے — ۵
۱۰۔ احمدیوں کی فیکٹریاں جلا دی گئیں — ۶
۱۱۔ احمدیوں کے پٹرول پمپ اور آئیل ڈپو جلا دیئے گئے — ۳
۱۲۔ احمدیوں کے ہوٹل جلا کر تباہ و برباد کر دیئے گئے — ایک
۱۳۔ احمدیوں کو قتل کر دیا گیا:۔
گوجرانوالہ (۱۰)۔ ٹوپی (۴)۔ کلہو دال (۳)۔ کوئٹہ (...) حافظ آباد (۱)۔ ٹیکسلا (۱)۔ پشاور (...) سنڈیارو (۱)۔ صادق آباد (۱)۔ ...ے والا (۱)۔ ایک گاؤں نزد ... (۲)۔ بالاکوٹ (۲) سانگلہ ...
۱۴۔ احمدی ... زخمی ... — ۶۰
• ربوہ ... — ۴۲
• بیرون ربوہ ... — ۲۱
• ... چھ ہزار ... سے زائد
۱۵۔ احمدی ... بے گھر ہو گئے اندازاً پانچ ...

نوٹ:۔ ... احمدیوں کے جانی و مالی نقصان کی ... رپورٹ صرف ۳۰ مئی تا ۱۲ جون ۷۴ء کی ہے۔ ابھی مزید اطلاعات کا انتظار ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام احبابِ جماعت کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتے ہوئے اپنی قدرت کے جلوے دکھائے اور مسلمانوں کی اصلاح فرمائے آمین۔

پاکستان کے بیسیوں شہروں میں احمدیوں کی جائیدادیں لوٹ لی گئیں گھروں پر بم پھینکے گئے مساجد اور لائبریریاں جلادی گئیں

ٹوپی، کوئٹہ، ٹیکسلا، پشاور وغیرہ میں مزید دس احمدیوں کو بیدردی سے شہید کر دیا گیا متعدد احمدی شدید زخمی اور ہزاروں بے گھر ہو گئے

پاکستان میں ۷ جون سے ۱۲ جون تک کے وحشیانہ مظالم کا خلاصہ

قادیان ۲۷ جون۔ لندن مشن کی طرف سے شائع ہونے والے بلیٹن "اخبار احمدیہ" اور دیگر مکتوبات سے پاکستان میں احمدیوں پر لرزہ خیز مظالم کی مزید تفاصیل موصول ہوئی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں افرادِ جماعت کے مالی وجانی نقصان کا مجموعی نقشہ دوسری جگہ درج ہے۔ ذیل میں مختلف مقامات پر ہوئے جن درد انگیز مظالم کا تختۂ مشق احباب جماعت کو بننا پڑا اس کی کسی قدر تفصیل شہر یا قصبہ وار درج ہے — (ایڈیٹر بدر)

۱۔ فورٹ عباس

اس قصبہ کے تمام احمدیوں کے گھر جلا دیئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب کی دکان کو مکمل طور پر جلا کر تباہ کر دیا گیا۔ تین اور دکانوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ غلام فرید۔ محمد یوسف، باجوہ محمد حنیف اور سلیم احمد چار احمدیوں کو خطرناک طور پر مجروح کیا گیا۔ بشیر احمد صاحب باجوہ کا مکان اس کی جائیداد سمیت جلا کر خاکستر کر دیا گیا۔ یہاں کے تمام احمدیوں نے بشیر احمد باجوہ کے دوسرے مکان میں جو شہر سے چار میل دور واقع ہے پناہ لے رکھی ہے۔

۲۔ احمد پور شرقیہ

اس قصبہ کے احمدیوں کے مکانات پر بار بار حملے کئے گئے۔ ایک احمدی چوہدری نذیر احمد کے مکان کو مشتعل ہجوم نے نقصان پہنچایا۔ اور بہت مشکل سے یہاں کی احمدی عورتوں اور بچوں کو باہر کسی دوسرے مقام پر پناہ لینے کے لئے نکال کر لے جایا گیا۔

۳۔ ملتان

مشتعل ہجوم نے خیزران ہوٹل پر حملہ کر کے اس کے شیشے کی کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔ (دکان بنام) بہاول پور ٹرنٹ ہاؤس کو جلا ڈالا گیا۔ مسجد احمدیہ پر حملہ کر کے [illegible] حافظ اور اس کی بیوی کو شدید مجروح کر دیا گیا۔ ایک احمدی کے مکان پر حملہ کیا گیا۔

۴۔ لاہور

جمعہ کو جو اجتماعی عبادت کا دن ہے اسے غیر احمدی ملاؤں نے احمدیوں کے خلاف جاہل عوام کو مشتعل کرنے کے لئے استعمال کیا۔ احمدیہ جماعت کے متعلق انہوں نے جھوٹی باتیں جمعہ کے خطبوں میں کہیں۔ اور حاضرین کو کہا گیا کہ احمدیوں کی دکانات اور مکانات لوٹ لیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ (جلد ہی) پانچ بجے شام کو ایک احمدی کی دوا فروشی کی دکان جس کا نام شفا میڈیکو ہے اس پر حملہ کر کے اسے بری طرح سے نقصان پہنچایا گیا۔ احمدیوں کے خلاف منظم مظاہرے کئے گئے۔ اور احمدیوں کی دکانوں کو نذرِ آتش کرنے کی کوششیں مشتعل ہجوم کی طرف سے کی گئیں۔

۵۔ کالا شاہ کاکو

مختلف فیکٹریوں میں کام کرنے والے احمدیوں کو فیکٹری ورکرز یونینوں سے خارج کر دیا گیا۔

۶۔ سیالکوٹ

غیر احمدیوں کی مساجد میں قرار دادیں منظور کی گئیں۔ جن میں غیر احمدیوں کو تلقین کی گئی کہ احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کریں۔ تاکہ احمدیوں کے پاس نہ کوئی کھانے کی چیز فروخت کی جائے اور نہ ہی ان سے کوئی چیز خرید دی جائے۔ احمدیوں کی لاکھوں روپے کی ۱۸ دکانیں لوٹ کر نذرِ آتش کر دی گئیں۔ احمدیہ گرلز سکول پر حملہ کر کے اس کی عمارت اور فرنیچر کو بری طرح سے نقصان پہنچایا گیا۔

۷۔ پسرور

چوہدری محمد اکرم کے مکان کو توڑ کر ان کی ساری جائیداد لوٹ لی گئی۔ نیز مبشر احمد [illegible] ملک نذیر احمد کے مکانوں پر اور چونڈہ رائس ملز پر مشتعل ہجوموں نے پتھراؤ کیا۔ قاضی احسان اللہ کی فیکٹری کو جلا دیا گیا۔ احمدیہ مسجد اور ملک نذیر احمد کی دکان پر حملے کر کے انہیں توڑ دیا گیا چار احمدی مکانوں اور دکانوں کو جلا ڈالا گیا۔

۸۔ ڈسکہ

پرانے ڈسکہ کی مسجد پر پتھراؤ کر کے اس کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ ڈالی گئیں۔ بہت سے احمدیوں کے مکانات کو بری طرح نقصان پہنچایا گیا۔ اور قریباً دس دکانوں کو لوٹ لیا گیا۔

۹۔ کوٹ نینیاں

احمدیوں کے مکانات پر پتھراؤ کیا گیا اور ان کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔

۱۰۔ نارووال

ایک احمدی کو ظالمانہ طور پر زدوکوب کر کے ناجائز حراست میں رکھا گیا۔

۱۱۔ لائلپور

وہاں جلسے کر کے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبات کئے گئے۔ الفلاف کمپنی والے ایک احمدی میاں غلام احمد کو تاجروں کی ایسوسی ایشن سے خارج کر دیا گیا اور اس کا سماجی بائیکاٹ کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ تمام [illegible] کے سماجی بائیکاٹ کرنے کے لئے عوام کو اکسایا جا رہا ہے۔ محلہ سمن آباد میں ایک احمدی کے مکان پر پتھراؤ کیا گیا۔ اور محلہ طارق آباد میں احمدی کرایہ داروں کو جبراً مکانوں سے نکال کر سب گھر [illegible] دیا گیا۔ ایک اور احمدی کے گھر کو لوٹ کر جلا دیا گیا۔

۱۲۔ سرگودھا

مقصود احمد باجوہ کے مکان کو آگ لگا دی گئی۔ چوہدری حاتم علی کی آئل فیکٹری کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن کے محافظ پر چاقوؤں کے ساتھ حملہ کر کے شدید زخمی کیا گیا۔ محلہ استقلال آباد میں ایک احمدی کے مکان کو آگ لگا دی گئی۔ اور اس [illegible] پولیس محض تماشائی بنی دیکھتی رہی۔ [illegible] میں احمدیوں کی دکانیں لوٹی گئیں [illegible] ناجائز طور پر دو احمدیوں کو گرفتار کیا گیا۔ احمدیوں کے پانچ مکان نذرِ آتش کئے گئے اور ایک اور احمدی کے مکان میں دستی بم پھینکا گیا۔ [illegible] علاقہ میں احمدیوں کے مکانوں کو جلا ڈالنے کی کوشش کی گئی۔

۱۳۔ چک نمبر ۴۶

ماسٹر بشیر احمد کے مکان کو لوٹ کر جلا دیا گیا۔

۱۴۔ ہمبوانا نزد لالیاں

ایک احمدی ظفر اللہ نامی کی گندم کو جلا دیا گیا۔ مرزا حفیظ احمد صاحب کی چلواں کی تیس ایکڑ فصل کپاس تباہ کر دی گئی۔

۱۵۔ بھیرہ

احمدیوں کی پانچوں دکانیں آگ لگا کر تباہ کر دی گئیں۔ فضل الرحمن بسمل اور ملک عبد اللہ کے مکانوں کو لوٹ کر جلا دیا گیا۔ احمدیہ لائبریری کو جس میں بہت سی جلدیں قرآن مجید کی تھیں جلا کر خاکستر کر دیا گیا۔

۱۶۔ فائد آباد

محمد اشرف جیلانی کے مکان اور دکان کو لوٹ کر جلا دیا گیا

۱۷۔ سلاں والی

نہ معلوم کیوں اس قصبہ کے تمام احمدیوں کی فہرست پولیس نے تیار کی۔ اور حکم دیا کہ احمدی پولیس چوکی میں حاضر ہوں۔ قریب کے دیہات کے احمدیوں کی فہرستیں بھی تیار کی گئیں۔

۱۸۔ جھنگ

نواب افتخار احمد انصاری اور چوہدری محمد ادریس عوام کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کرتے رہے۔ جس کے نتیجہ میں احمدیوں کے ۲۹ مکان اور دکانیں لوٹ کر جلا ڈالیں۔

۱۹۔ راولپنڈی

میجر مقبول احمد اور میجر غفور احمد کے مکانوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ اور ایک اور احمدی کو بے رحمی سے پیٹا گیا۔ ایک طالب علم پر حملہ کیا گیا۔ اور اس کا سامان جلا دیا گیا۔ چوہدری احمد جان کے لڑکے کی دکان جلادی گئی۔ ڈاکٹر ریاض احمد کی دکان کو نقصان پہنچایا گیا۔ تین احمدیوں کے مکان کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔

۲۰۔ وان بھچراں

ایک احمدی کے فارم پر حملہ کر کے اس کی پیداوار کو اور اس کے گڈے کو جلا ڈالا۔

۲۱۔ گوجرانوالہ

احمدی احباب اس وقت بھی امیر جماعت چودھری عبد الرحمن کے مکان میں محصور ہیں۔ اور اپنے اپنے گھروں میں واپس نہیں جاسکے۔ ختم نبوت نام کی ایکشن کمیٹی کی طرف سے شہر بھر کی دیواروں پر چسپاں کردہ پوسٹروں میں تحریک احمدیت اور اس کے لیڈروں کو گالیاں دی گئی ہیں اور خلاف احترام باتیں لکھی گئی ہیں اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس شہر میں پہلے ہی ۱۲ بارہ احمدی شہید کئے جا چکے ہیں۔ اور ان کے پسماندہ خاندان ابھی تک [illegible] کی حالت میں ہیں۔ اس وقت تک احمدیوں کی [illegible] دکانیں اور مکانات لوٹے اور جلائے جا چکے ہیں۔ احمدیوں کو یہ اجازت دینے سے انکار کیا گیا ہے کہ

وہ اپنی مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کریں۔

۲۲۔ **چک چھٹہ**: احمدیہ لائبریری اور احمدیوں کے تین مکانوں کو آگ لگادی گئی۔

۲۳۔ **تتلے والی**: ایک احمدی کے تیل کے ڈپو اور احمدیہ لائبریری کو نذرِ آتش کر دیا گیا

۲۴۔ **سکھے کی**: احمدیوں کا ایک میڈیکل سٹور ایک مکان اور دو دکانیں لوٹی اور جلائی گئی ہیں۔ پولیس انہیں مجبور کر رہی ہے کہ وہ واقعات کے خلاف بیان دیں۔

۲۵۔ **پشاور**: ایک احمدی مسمّی نواب شاہ کو شہید کر دیا گیا۔ شہر بھر میں ایسے اشتہار دیواروں پر چسپاں ہیں جو عوام کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کر رہے ہیں۔ صادق نام احمدی کے مکان کو اور یونیورسٹی ٹاؤن میں احمدیوں کے تین مکانوں کو نذرِ آتش کیا گیا۔

۲۶۔ **شبقدر**: ایک بڑے ہجوم نے ڈاکٹر داؤد احمد کے مکان کو آگ لگانے کی کوشش کی اور ایک اور احمدی کے مکان اور دکان کو جلا کر خاکستر کر دیا۔

۲۷۔ **ڈیرہ اسمٰعیل خان**: صوفی غلام محمد کے مکان پر پتھراؤ کیا گیا۔ اور ایک اور احمدی کا سکوٹر جلا کر تباہ کر دیا گیا۔ امیر جماعت کے مکان کا محاصرہ کر کے پتھراؤ کیا گیا۔ جب ہجوم کو ڈرانے کے لئے انہوں نے فائر کیا تو انہیں اور اُن کے لڑکے کو ناجائز طور پر گرفتار کر لیا گیا۔ اس وقت سے وہ دونوں پولیس کی ناجائز حراست میں ہیں۔

۲۸۔ **حویلیاں**: احمدیوں کے مکانوں پر بم پھینکے گئے۔

۲۹۔ **چارسدہ**: نورالحق احمدی کو بیدردی سے پیٹا گیا۔ اور اس کے مکان کو آگ لگادی گئی۔

۳۰۔ **ہری پور ہزارہ**: انڈسٹری کالونی میں ملک لال خان اور افتخار احمد کے مکانوں سے سامان نکال کر اس کو آگ لگادی گئی۔ ایک احمدی ماسٹر عبدالباسط کے مکان میں ناجائز طور پر داخل ہو کر لوٹ لیا گیا۔ اس جگہ کی پولیس نے احمدیوں کی جان و مال کی حفاظت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

۳۱۔ **ٹوپی**: قریباً چھ ہزار افراد کے ایک بڑے ہجوم نے احمدیوں کے مکانوں پر حملہ کر کے فائرنگ شروع کر دی۔ دو احمدی شہید ہوئے اور احمدیوں کی اٹھارہ دکانیں اور مکان جلا کر خاکستر کر دیئے گئے۔ اسی طرح احمدیہ مسجد بھی۔

۳۲۔ **ہمدان**: احمدیہ مسجد اور اس سے وابستہ احمدیہ لائبریری کو کتابوں اور فرنیچر سمیت جلا ڈالا گیا۔ ریاض ملک احمدی پر چاقوؤں سے حملہ کر کے گہرے زخم لگائے گئے۔ احمدیوں کے چھ مکان اور چھ دکانیں جلائی گئیں۔ ہجوم نے فائر کر کے دو احمدیوں کو زخمی کر دیا۔ احمدی مجبوراً محصوریت کی حالت میں ہیں بلکہ وہ روزمرہ کی ضروریات خوراک وغیرہ سے محروم ہیں۔

۳۳۔ **تربیلہ**: ایک احمدی خاتون کے مکان کو ہجوم نے آگ لگانے کی کوشش کی اور خطوط کے ذریعہ اُسے جان سے مار ڈالنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

۳۴۔ **مانسہرا**: احمدیوں کے خلاف منظم طور پر مظاہرے کئے گئے۔ اور جلوس نکالے گئے۔ ایک احمدی کا مکان لوٹ لیا گیا۔ اور غلام ربانی احمدی ایڈووکیٹ کے مکان پر پتھراؤ کیا گیا۔

۳۵۔ **کوہاٹ**: احمدیوں کے خلاف منظم طور پر مظاہرے ہوئے اور جلوس نکالے گئے۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ رفیق احمد پر حملہ کر کے انہیں شدید طور پر زخمی کر دیا گیا۔

۳۶۔ **ترنادے**: فردوس خان کے مکان کو لوٹ کر جلا دیا گیا۔

۳۷۔ **کوئٹہ**: سید محمود احمد احمدی کے مکان پر حملہ کیا گیا۔ اور ان کے تین بچوں میں سے مولود احمد سکول ٹیچر کو شہید کر دیا گیا۔ باقی دونوں بچوں مقصود احمد اور ظفر احمد کو شدید زخم پہنچائے گئے۔ جو ہسپتال میں خطرناک حالت میں ہیں۔ ایک احمدی کی دکان کو لوٹا گیا۔

۳۸۔ **نواب شاہ**: ایک احمدی کے مکان کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ احمدیوں کی دو دکانیں لوٹ لی اور جلا دی گئیں۔ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کے میڈیکل ہال اور محمود ہال پر بہت زیادہ پتھراؤ کیا گیا۔ مشتعل ہجوم پولیس کی مدد سے ایک احمدی (نذیر احمد) کے گھر پر جبراً قابض ہو گیا۔

۳۹۔ **مظفر آباد**: احمدیوں کے سات مکانات لوٹ لئے گئے۔ اور مکمل طور پر تباہ کر دیئے گئے۔ چار احمدیوں کو شدید طور پر زخمی کر دیا گیا۔ احمدیوں کے چار مکانوں پر حملہ کر کے ان کی جائیداد لوٹ لی یا جلا دی گئی۔ دو احمدیوں کو ناجائز طور پر گرفتار کر لیا گیا۔ احمدی مبلغ کو بیدردی سے زدوکوب کر کے بُری طرح زخمی کیا گیا۔

۴۰۔ **ہارون آباد**: ایک احمدی کی دکان کو لوٹ کر جلا دیا گیا۔

۴۱۔ **کھرڑ (مظفر گڑھ)**: ایک احمدی کے مکان پر حملہ کر کے اس کا سامان و اسباب لوٹ لیا گیا۔

۴۲۔ **پھیکی**: ایک احمدی کی دکان کو احمدیہ لٹریچر سمیت جلا دیا گیا۔ اور احمدیوں کے مکانات پر پتھراؤ کیا گیا۔

۴۳۔ **تنکازارہ**: ایک احمدی کی فیکٹری پر دستی بموں کے ساتھ حملہ کیا گیا اور فیکٹری پر پٹرول چھڑک کر آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔

۴۴۔ **خوشاب**: ایک احمدی کو ایک ہجوم نے بازار میں پکڑ لیا اور سخت مارپیٹ کر کے شدید ضربات پہنچائیں۔

۴۵۔ **ڈھابان سنگھ**: ایک احمدی کے مکان کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔

۴۶۔ **بچیکہ (ضلع ساہیوال)**: ایک احمدی پر ایک مشتعل ہجوم نے حملہ کر کے شدید ضربات پہنچائیں۔ اور اس کا روپیہ لوٹ لیا۔

۴۷۔ **حویلی لکھا**: ایک احمدی کو شدید زخمی کر دیا گیا۔ اور ایک احمدی کے مکان کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔

۴۸۔ **چک ۲۱۴ (ضلع بہاولنگر)**: احمدیوں کے مکانات کو آگ لگادی گئی۔

۴۹۔ **چکوال**: ملک بشیر احمد اعوان کے مکان کو آگ لگانے کی بار بار کوشش کی گئی۔

۵۰۔ **کالا پہار**: احمدیوں کو غیر ضروری تفتیش کر کے مکانات کی تلاشی لی گئی۔ اسلحہ اور گولیاں رکھنے کے بے بنیاد الزامات لگا کر پولیس تنگ کرتی رہی۔

۵۱۔ **پیر محل**: ایک احمدی کے مکان پر پتھراؤ کر کے اسے بری طرح نقصان پہنچایا گیا۔

۵۲۔ **مامون کانجن**: احمدیوں کے خلاف مشتعل ہجوم کو لیپا کر اُن کے مکانات کو نقصان پہنچایا گیا۔

۵۳۔ **کراچی**: ڈو میڈیکل کالج کے احمدی طلباء کو بیدردی سے پیٹا گیا۔ ایک احمدیہ لائبریری پر حملہ کیا گیا۔ احمدیہ مسجد میں ایک بم پھینکا گیا۔ دو اور عمارتوں کو جلانے کی کوشش کی گئی اور ان پر حملہ کیا گیا۔ جس میں ایک احمدی زخمی ہوا۔

۵۴۔ **رائے ونڈ**: احمدیہ مسجد کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔

۵۵۔ **کوٹ عبدالمالک**: ڈاکٹر عبدالرزاق دندان ساز کی ڈاکٹری کی دکان اور محمد اکرم کی دکان کو جلا دیا گیا۔

۵۶۔ **گکھڑ منڈی**: احمدیہ مسجد کو جلا دیا گیا۔ اور احمدیوں کے تین مکانوں کو پوری طرح تباہ کر دیا گیا۔ تمام احمدی مکمل محصوریت کی حالت میں ہیں۔

۵۷۔ **میانوالی**: احمدیوں کی تین دکانیں لوٹ لی گئیں۔ اور بعد میں ان کو آگ لگادی گئی۔ احمدیوں کے خلاف منظم طور پر ایک جلوس نکال کر احمدیوں کے مکانات پر پتھراؤ کیا گیا۔ جبکہ پولیس دیکھ رہی تھی لیکن ظاہر ہوتا تھا کہ اس کے ذمہ کوئی کام نہیں ہے (کہ وہ حفاظت کریں) ملک محمود فضل کے بنگلہ میں ایک بم پھٹا۔

۵۸۔ **مریدکے**: احمدیوں کے تین مکان لوٹ لئے گئے۔ اور بعد میں جلا کر خاکستر کر دیئے گئے۔ جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ کو اغوا کر لیا گیا اور اغوا کرنے والوں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ اُن پر جبر کر رہے ہیں کہ وہ اپنا مذہب چھوڑ دیں۔

۵۹۔ **کوہلو والا (نزد گوجرانوالہ)**: دو احمدی جب نماز پڑھ کر مسجد سے گھر واپس آ رہے تھے اُنہیں بغیر اشتعال کے شہید کر دیا گیا۔

۶۰۔ **تتلے والی (نزد گوجرانوالہ)**: دو احمدیوں کے مکانوں کو لوٹا اور جلا دیا گیا۔ ہجوم جبراً کئی احمدیوں کو پکڑ کرلے گیا اور اُنہیں تنگ کیا اور اُن میں سے دو کو سخت زخمی کیا گیا۔ ایک احمدی کی چند من کے قریب گندم کو آگ لگادی گئی۔ خلافِ قانون ہجوم ایک احمدی کا اٹھارہ ہزار گیلن ڈیزل آئل اور اٹھارہ ڈرم موبل آئل لوٹ کرلے گیا۔

۶۱۔ **اوکاڑہ**: احمدیوں کی چار دکانیں اور مکان پتھراؤ کے بعد لوٹ لئے گئے۔ احمدیہ لائبریری پر حملہ کیا گیا۔ اور اسے توڑ پھوڑ دیا گیا۔ کتب جن میں قرآن مجید کی بہت سی جلدیں تھیں پُرزے پُرزے کر کے گندے نالوں میں پھینک دی گئیں۔

۶۲۔ **منڈی بہاؤالدین**: چار احمدیوں کی دکانوں کو لوٹ لیا گیا اور جلا دیا گیا۔

۶۳۔ **پنڈدادنخان**: احمدیوں کی دکانوں پر حملہ کیا گیا۔ اور انہیں لوٹ لیا گیا۔

۶۴۔ **مرڈھ بلوچاں**: احمدیوں کی دکانوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ اور انہیں لوٹ لیا گیا۔ احمدیوں کی کتب کو جلا دیا گیا۔

۶۵۔ **لیہ**: احمدیوں کے گھروں کو جلا دیا گیا۔

۶۶۔ **کاموکے**: دو احمدیوں کے گھروں کو لوٹ لیا گیا اور جلا دیا گیا۔

۶۷۔ **عارف والا**: چار احمدی گھروں کو لوٹ لیا گیا اور بعد اُنہیں آگ لگادی گئی۔

۶۸۔ **حویلی (ضلع ساہیوال)**: ایک احمدی کے گھر کو آگ لگادی گئی۔

۶۹۔ **رحیم یار خان**: یہاں احمدیوں کے بارہ گھر، دکانیں، جائیدادیں اور احمدی مبلغ کا مکان سب کچھ لوٹ لیا اور جلا دیا گیا۔

۷۰۔ **مانا والی**: احمدیوں کے گھروں پر حملہ کیا گیا۔ دو احمدیوں کی دکانوں کو لوٹ لیا گیا۔ اور ان دکانوں اور احمدیہ مسجد کو مسمار کر دیا گیا۔ پانچ احمدیوں کو شدید طور پر زخمی کر دیا گیا۔

۷۱۔ **ساہیوال**: ملک مستقیم ایڈووکیٹ کے دفتر کو آگ لگادی گئی۔ اور دوسرے احمدیوں کے گھروں کو جلانے کی کوشش کی گئی۔ ایک احمدی کے گھر پر حملہ کر کے ایک احمدی خاتون کو گہرے زخم پہنچائے گئے۔ احمدیہ لائبریری اور دکان بنام راجہ سٹور پر پتھراؤ کیا گیا۔

۷۲۔ **بازید خیل**: احمدیوں کے گھروں کو لوٹ لیا اور جلا دیا گیا۔

۷۳۔ **ہری پور**: احمدیوں کے گھروں پر حملہ اور پتھراؤ کیا گیا۔

۷۴۔ **جہلم**: احمدیوں کی سات دکانوں کو آگ لگادی گئی۔ اور چھ دکانوں کو لوٹ لیا گیا۔ خلافِ قانون مجتمع ہجوم نے قابلِ شرم طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کو جلا دیا۔ احمدیوں کے گھروں کو گھیر لیا گیا۔ اور گھر والوں کو اپنا عقیدہ چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔

۷۵۔ **ٹیکسلا**: ایک احمدی کو بلا اشتعال شہید کر دیا گیا۔ ایک اور احمدی پر حملہ کر کے اسے گہرے زخم پہنچائے گئے۔ ایک فیکٹری سے احمدی ملازمین کو فارغ کر کے گھر بھیج دیا گیا۔ ایک احمدی کو اتنا بے رحمی سے پیٹا گیا کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ یہاں کی پولیس نے احمدیوں کی جائیدادوں اور جانوں کی حفاظت کرنے سے انکار کر دیا۔

۷۶۔ **سانگاہل**: احمدیوں کی آٹھ دکانوں کو لوٹ لیا گیا۔

۷۷۔ **لیاقت آباد**: احمدیوں کے گھروں کو گھیر کر ان پر پتھراؤ کیا گیا۔ اور گھر والوں کو جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دی گئی۔ تین احمدی خاندان لاپتہ ہیں۔

۷۸۔ **چک جھمرہ**: احمدیہ مسجد اور لائبریری پر حملہ کر کے انہیں جلا دیا گیا۔ احمدیوں کے پانچ گھروں اور دکانوں کو لوٹ لیا اور جلا دیا گیا۔

۷۹۔ **ڈیرہ غازی خان**: احمدیہ لائبریری کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔

۸۰۔ **لالیاں**: پولیس نے رات کے آخری حصہ میں احمدیوں کو ظلماً عورتوں اور بچوں سمیت باوجود پولیس کے اس جابرانہ فعل پر احمدیوں کے احتجاج کے ان کو ٹرکوں میں بھر دیا گیا اور باوجود احمدیوں کی اپیلوں کے کہ ان کو اپنی جائیدادوں کی حفاظت کرنے کیلئے لالیاں میں رہنے دیا جائے انہیں ربوہ میں جا پھینکا۔

۸۱۔ **گوجر خان**: احمدیوں کے تین گھروں کو لوٹ لیا اور جلا دیا گیا۔

۸۲۔ **بورے والا**: احمدیوں کی تمام دکانیں اور گھر جلا دیئے گئے۔ اور ستر احمدیوں نے دوسرے قصبوں میں پناہ لی۔

۸۳۔ **قبولہ**: احمدیوں کی تین دکانوں کو لوٹ کر جلا دیا گیا۔ اور احمدیوں کے گھروں کو آگ لگانے کی کوشش بھی کی گئی۔ تین احمدیوں کو قتل کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔

۸۴۔ **سٹ لائٹ ٹاؤن**: [illegible] ابھی اطلاع ملی ہے کہ [illegible]

[illegible] اسی طرح [illegible] جن دو احمدیوں کو شدید طور پر زخمی ہونے کی اطلاع [illegible]

دیا جاتا ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال جب پاکستان میں سیلاب آیا تو خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں نے قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔ اور بلالحاظ اختلافِ عقیدہ و خیال سب کی خدمت بجالا کر سب سے دادِ تحسین حاصل کی۔ نوعمر بچوں کو اس کام کے لئے ابتدا ہی سے ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اور بڑی عمر کے بزرگان کا خصوصی کام قرآن کریم پڑھانا۔ بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کرنا ہے۔

احمدی مستورات کو بھی دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ نوعمر بچیاں ناصرات الاحمدیہ کہلاتی ہیں۔ اور بڑی عمر کی مستورات کے لئے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم ہے۔ اس تنظیم کا کام عورتوں میں دینی رُوح قائم رکھنا، اُن کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کرنا۔ تربیتِ اولاد کی طرف متوجہ رکھنا۔ قرآن کریم پڑھنا پڑھانا یہ سب لجنات کے کام ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعت کی مستورات پردہ کی رعایت کے ساتھ احمدی مَردوں سے کسی شعبۂ زندگی میں پیچھے نہیں۔ رسالہ مصباح انہی کی نگرانی اور ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ اور جامعہ نصرت اور اس کا ہوسٹل بھی مستورات ہی کی نگرانی میں کامیابی سے چل رہا ہے۔

خالص خدمتِ خلق کا ادارہ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ۔

ربوہ کی تعمیر ہوتے ہی حضرت امام جماعت احمدیہ کے حکم سے ربوہ اور اس کے مضافات کی طبّی ضروریات اور خدمتِ خلق کے کام کو سرانجام دینے کے لئے فضلِ عمر ہسپتال کا قیام عمل میں آیا۔ اس ہسپتال سے ہر کس و ناکس بلاتمیز مذہب و قوم فائدہ اٹھاتا ہے۔ پہلے پہل کچی عمارت میں کام شروع کیا گیا۔ مگر اب یہ ایک دو منزلہ پختہ شاندار عمارت میں تبدیل ہوچکا ہے۔ جس کی عمارت بڑی خوبصورت اور وسیع ہے۔ مردانہ اور زنانہ دونوں قسم کے اِن ڈور اور آؤٹ ڈور وارڈ بنائے گئے ہیں۔ ایک چیف میڈیکل آفیسر۔ کئی تجربہ کار ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر۔ نرسوں۔ ڈسپنسروں وغیرہ پر مشتمل عملہ خدمتِ خلق کے خصوصی جذبہ کے تحت خدمت بجا لا رہا ہے۔ اور باقاعدہ آپریشن تھیٹر ہے۔ اس میں ایک ایکسرے پلانٹ بھی نصب ہے آنکھوں کے آپریشن کے علاوہ دیگر فوری آپریشنوں کا بھی انتظام ہے۔ یہ ہسپتال سلسلہ احمدیہ کے خرچ پر چل رہا ہے۔ اور مضافات کی عام پبلک بھی اس سے ہزاروں کی تعداد میں مستفید ہوتی ہے۔ یہ ہسپتال ربوہ اور ملحقہ مواضعات اور قصبہ جات کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ کیونکہ اس سے قبل علاقہ کے مریضوں کو لائلپور یا سرگودھا علاج کے لئے لے جانا پڑتا تھا۔

ربوہ میں کھیلوں کا انتظام

ربوہ محض خشک دینی مرکز ہی نہیں بلکہ اس کی مختلف درسگاہوں اور عام آبادی کے نوجوان رائج الوقت کھیلوں میں بھی ذوق شوق سے حصّہ لیتے ہیں۔ چنانچہ باسکٹ بال میں ربوہ کو سارے پاکستان میں خاص شہرت بلکہ قیادت حاصل ہے۔ اور اس کھیل کے آل پاکستان ٹورنامنٹ ہر سال یہاں منعقد ہوتے ہیں۔ اسی طرح فٹ بال۔ کبڈی اور ہاکی کے ٹورنامنٹ بھی منعقد ہوتے ہیں۔ جس میں باہر کی ٹیمیں بھی آکر حصّہ لیتی ہیں۔ اور سپورٹس مین سپرٹ کے ساتھ قرب و جوار اور دور دراز سے آنے والے کھلاڑیوں کے ساتھ مل کر ورزشی مقابلوں میں حصّہ لیا جاتا ہے۔

ایسے ٹورنامنٹوں کے آخر پر بالعموم ملک کی نامور شخصیتوں کو بطور مہمان خصوصی بلایا جاتا ہے۔ اسی طرح درسگاہوں کے سالانہ تعلیمی تقسیم انعامات کی تقریبات کے وقت بھی ایسی ہی نامور شخصیتوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ اس وقت انعام انہیں کے ذریعہ تقسیم کروائے جاتے ہیں۔ یہ بلند پایہ علمی دوست ہمیشہ ہی ربوہ کی علمی برتری اور صُلح کل پالیسی کے قائل رہے ہیں۔ اور احمدی نوجوانوں کی صلاحیتوں کو خراجِ تحسین ادا کر چکے ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج میں علمی اور سائنسی موضوعات پر علمی مباحثات منعقد ہوتے ہیں ان کی صدارت بھی متعدد اوقات میں باہر کے ماہرینِ فن اور عالموں کی طرف سے کی جاتی ہے۔

ربوہ کی درسگاہوں میں غیر احمدی طلبہ

تعلیم الاسلام کالج اور سکول میں، اسی طرح جامعہ نصرت (فار ویمن) میں احمدی طلبہ و طالبات کے علاوہ ایک خاصی تعداد غیر از جماعت طلبہ کی بھی زیرِ تعلیم ہوتی ہے۔ جو اپنی مرضی اور خوشی سے یہاں داخلہ لیتے ہیں۔ بلکہ بعض غیر از جماعت بچوں کے والدین ربوہ کے پاکیزہ ماحول اور اعلیٰ طریقِ تعلیم سے متاثر ہو کر ان درسگاہوں کی طرف خاص طور پر رجوع کرتے ہیں۔

ان سب باتوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کا بین الاقوامی مرکز ربوہ صرف احمدیوں کے لئے ہی کُھلا نہیں بلکہ غیر از جماعت افراد کی معقول تعداد اس شہر میں آباد رہ کر اس سے مختلف النوع فوائد حاصل کر رہی ہے۔

تعلیمی اداروں کا کسی قدر حال تو اُوپر گزر چکا۔ جیسا کہ ابتداء میں بیان ہوا کہ ربوہ میں ریلوے سٹیشن۔ پولیس چوکی ڈاک خانہ و تار گھر۔ ٹیلیفون ایکسچینج آفس بجلی کا دفتر یہ سب ادارے سرکاری ہیں اُن میں کام کرنے والے ضروری نہیں کہ احمدی ہی ہوں۔

اس مختصر سی کیفیت اور حقیقت پر نظر کرنے سے ہر قاری اس بات کا خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ پاکستان کے علماء نے اپنے چار نکاتی مطالبات میں جو اس بات کو شامل کیا تھا کہ ربوہ کو کُھلا شہر قرار دیا جائے کہاں تک معقول ہے؟ ربوہ پہلے کب بند شہر تھا؟ یا غیر از جماعت افراد کے لئے اس میں کب داخلہ ممنوع رہا ہے؟ ربوہ کے عین وسط میں سے متوازی طور پر جانبِ شمال میں پختہ سڑک گزرتی ہے۔ جس پر شب و روز بکثرت ٹریفک چلتا ہے۔ اور سڑک کے تھوڑے فاصلے پر جانبِ جنوب میں ریلوے لائن گزرتی ہے۔ اور باقاعدہ ریلوے سٹیشن بنا ہوا ہے۔ جہاں پر احمدی اور غیر احمدی ہر قسم کی سواریاں اُترتی چڑھتی ہیں۔ اس میں کسی طرح کی کوئی روک نہیں ہے۔ اسی طرح فضلِ عمر ہسپتال سے مضافات کی آبادی کو طبّی امداد کی خاطر آنے اور اس سے استفادہ کرنے میں کسی کو مطلق کوئی روک نہیں ہے۔ پس علماء کا یہ مطالبہ سوائے شور و غوغا کرنے اور ناواقف دُنیا کو بہکانے کے اور کوئی معقول وجہ نہیں رکھتا۔

پس یہ ہیں چیدہ چیدہ کوائف جماعتِ احمدیہ کے بین الاقوامی مرکز "ربوہ" کے جس کو حالیہ فسادات میں عالمی شہرت حاصل ہوئی اور اس وجہ سے جماعت کے دائمی مرکز قادیان کے ساتھ ساتھ جماعت کا یہ دُوسرا مرکز بھی دُنیا کی توجہ کا مرکز بن گیا۔

حرفِ آخر

وہ لوگ۔ جو جماعتِ احمدیہ کی بے نظیر اسلامی خدمات کے باوجود اس جماعت کو محلِ طعن بنانے کے لئے اُدھار کھائے بیٹھے ہیں جماعت کے ہر کام کو اپنے ہی رنگ میں اعتراض کی صورت میں دیکھتے ہیں، انہی میں شہر ربوہ کی تعمیر اور اس میں احمدیوں کی آبادی بھی ہے۔ اُوپر کی تفصیل سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مُلکی تقسیم کے بعد جن ناموافق حالات میں محنتِ شاقہ کے ساتھ احمدیوں نے اس شہر کو کلر اور شور زمین میں آباد کیا اور صبر و استقلال کے ساتھ اس جنگل کو منگل بنادیا۔ یہ احمدیوں کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔ اگر اپنی ذاتی محنت اور غیر معمولی توجہ کے نتیجہ میں احمدی ایک شہر کو اپنے لئے رُوحانی مرکز کے طور پر تعمیر کر سکتے ہیں تو دیگر علماء کو کس نے روکا ہے کہ وہ بھی اس کے مقابلہ میں تعمیری رنگ میں کوئی شہر بسالیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خود تو کچھ کر نہیں سکتے اور جماعت جو محنتِ شاقہ کرکے ایسا کارنامہ کر دکھاتی ہے تو اُسے اپنی ہی کج [illegible] کے نتیجہ میں غلط اعتراض کا نشانہ بنانے لگتے ہیں۔ مُلکی تقسیم کے بعد سب کی ترقی کے لئے برابر کے مواقع میسّر تھے۔ اگر احمدیوں نے اُن مواقع سے فائدہ اُٹھالیا اور دُوسرے فرقوں کے لوگ دیگر مشاغل میں لگے رہے تو اس میں احمدیوں کا کیا قصور ہے؟

علاوہ ازیں مرکزِ سلسلہ کو بند شہر قرار دینا خود احمدیوں کے اپنے نقطۂ نظر اور اصُول کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ احمدی تو محبت و پیار کے ساتھ غیروں کو اپنے ساتھ ملاتے اور اپنا ہم خیال بناتے ہیں۔ محبت و پیار کے اسی پیغام کو لیکر احمدی مبلغین دوسرے ممالک میں پہنچے اور اسلام کی تبلیغ دُنیا کے کناروں تک پہنچائی۔

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دُعا گو

کلام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرمودہ ۱۹ جنوری ۱۹۵۰ء

آ۔ آ کہ تری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں ... آ۔ آ کہ تجھے سینہ سے ہم اپنے لگائیں
تو آئے تو ہم تجھ کو سر آنکھوں پہ بٹھائیں ... جاں نذر میں دیں تجھ کو تجھے دل میں بسائیں
آپ آکے محمدؐ کی عمارت کو بنائیں ... ہم کفر کے آثار کو دُنیا سے مٹائیں
ہیں مغرب و مشرق کے تو معشوق ہزاروں ... بھاتی ہیں مگر آپ کی ہی مجھ کو ادائیں
رحمت کی طرف اپنی نگہ کیجئے آقا ... جانے بھی دیں کیا چیز ہیں یہ میری خطائیں
میں جانتا ہوں آپ کے اندازِ تلطف ... مانوں گا نہ جب تک کہ مری مان نہ جائیں
ہے چیز تو چھوٹی سی مگر کام کی ہے چیز ... دل کو بھی مرے اپنی اداؤں سے لبھائیں
دے ہم کو یہ توفیق کہ ہم جان لڑا کر ... اسلام کے سر پر سے کریں دُور بلائیں
ربوہ کو ترا مرکزِ توحید بنا کر ... اک نعرۂ تکبیر فلک بوس لگائیں
پھر ناف میں دُنیا کی ترا گاڑ دیں نیزہ ... پھر پرچمِ اسلام کو عالم میں اُڑائیں
جس شان سے آپ آئے تھے مکہ میں مری جاں ... اک بار اُسی شان سے ربوہ میں بھی آئیں

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دُعا گو!
کعبہ کی پہنچتی رہیں ربوہ کو دُعائیں

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۴ء سے ۳۰ راپریل ۱۹۷۷ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

۱- جماعت احمدیہ بمبئی

صدر مکرم محمد سلیمان صاحب
نائب صدر ″ یو ابراہیم صاحب
سیکرٹری مال ″ عبدالشکور صاحب
″ امور عامہ ″ بشیر محمد خان صاحب
″ تبلیغ ″ ٹی۔ کے۔ سلیمان صاحب
″ تعلیم و تربیت ″ پی عبدالمجید صاحب
″ تحریک جدید ″ یونس پرویز صاحب
″ وقف جدید ″ ″ ″
آڈیٹر ″ یو۔ ابراہیم صاحب
قاضی ″ محمد سلیمان صاحب
امین ″ یو۔ حسن صاحب

۲- جماعت احمدیہ ہاری پاری گام (کشمیر)

صدر مکرم الحاج محمد شعبان صاحب راتھر
نائب صدر ″ محمد منور صاحب راتھر
سیکرٹری مال ″ ″ ″
″ تعلیم و تربیت ″ غلام نبی صاحب راتھر
″ تبلیغ ″ الحاج ولی محمد صاحب راتھر
″ امور عامہ ″ ″ ″
امام الصلوٰۃ ″ محمد منور صاحب راتھر

۳- جماعت احمدیہ منکوٹ (پونچھ)

صدر مکرم مولوی محمد بشیر صاحب
سیکرٹری مال ″ ماسٹر فیض محمد صاحب
″ امور عامہ ″ چوہدری سائیں محمد صاحب

۴- جماعت احمدیہ سلواہ۔ گورساہی (پونچھ)

صدر مکرم مولوی عبدالحی صاحب
نائب صدر ″ مولوی عبدالمجید صاحب آف گورساہی
سیکرٹری مال ″ عبدالباری صاحب سلواہی
″ امور عامہ ″ عبدالباسط صاحب
″ تبلیغ ″ ″ ″

۵- جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ

صدر مکرم شیخ شمس الحق صاحب ایم۔ ایس سی۔
نائب صدر ″ سید غلام ابراہیم صاحب۔
سیکرٹری مال ″ شیخ سخاوت اللہ صاحب
″ تبلیغ ″ شیخ محمود احمد صاحب
″ امور عامہ ″ ″ ″
″ تعلیم و تربیت ″ شیخ شمس الحق صاحب ایم۔ ایس سی۔
″ تحریک جدید و وقف جدید ″ شیخ بدرالدین صاحب

نوٹ:- کیندرہ پاڑہ کے صدر جماعت کی مستقل منظوری دی جاتی ہے۔ باقی عہدیداران چھ ماہ کیلئے منظور ہیں۔ اگر وہ چھ ماہ تک بقایا صاف نہ کریں تو چھ ماہ کے بعد نیا انتخاب کرایا جائے۔ اگر ادا کر دیں تو یہی الیکشن مستقل سمجھا جائے۔

۶- جماعت احمدیہ کوڈیا تھور

صدر مکرم حاجی ایم اے محی الدین صاحب
سیکرٹری مال ″ کے۔ ٹی۔ حسین صاحب
″ تبلیغ ″ پی۔ دی۔ محمد صاحب
″ ضیافت ″ ٹی۔ کے کویا ستی صاحب

نوٹ:- امام الصلوٰۃ کی منظوری نظارت دعوۃ و تبلیغ، نظارت علیا کے توسط سے حسب قواعد دیا کرے۔ اس کے متعلق مقامی جماعت علیحدہ کارروائی کرے۔

۷- جماعت احمدیہ بھدرواہ

صدر مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب
نائب صدر ″ ملک عبدالرحمٰن صاحب
سیکرٹری مال ″ عبدالرحمٰن خان صاحب
″ امور عامہ ″ محمد صدیق صاحب خانی
″ تبلیغ ″ ″ ″
″ تعلیم و تربیت ″ ماسٹر رحمت اللہ صاحب
″ ضیافت ″ عبدالرحمان صاحب ملک۔

۸- جماعت احمدیہ کوڈالی

صدر مکرم ٹی محی الدین صاحب حکیم۔
سیکرٹری مال ″ سی برکت اللہ صاحب
″ امور عامہ ″ سی مبارک احمد صاحب
″ تبلیغ و تعلیم و تربیت: مکرم کے ایم محی الدین صاحب
″ ضیافت مکرم یو۔ محی الدین صاحب

۹- جماعت احمدیہ تیما پور

صدر مکرم محمود احمد صاحب ہوندرگ
سیکرٹری مال ″ عطاء الرحمٰن صاحب
″ تبلیغ ″ شفیق احمد صاحب
″ تعلیم و تربیت ″ محمود احمد صاحب عجب شیر۔
″ امور عامہ ″ مبارک احمد صاحب وکیل۔
امام الصلوٰۃ ″ عطاء الرحمٰن صاحب

۱۰- جماعت احمدیہ ارکھ پٹنہ

صدر مکرم منشی جبرئیل خان صاحب
نائب صدر ″ منشی رحمت خان صاحب
سیکرٹری مال ″ منشی نواب خان صاحب
″ تبلیغ ″ چھکا خان صاحب
سیکرٹری اصلاح و ارشاد مکرم منشی نعمت خان صاحب
″ وقف جدید ″ محمد عبدالمجید صاحب
″ ضیافت ″ بشیر خان صاحب

۱۱- جماعت احمدیہ چک ایرچھ

صدر مکرم عبدالمجید صاحب شیخ
سیکرٹری مال ″ ماسٹر محمود احمد صاحب قریشی

نوٹ:- چک ایرچھ کے دو عہدیداران صدر و سیکرٹری مال کی منظوری تین ماہ کے لئے مشروط طور پر دی جاتی ہے۔ اس عرصہ میں وہ دوسرے عہدیداران کو چندہ ادا کرنے کی تلقین کریں۔ اور اس کے بعد رپورٹ مبلغ حلقہ سے لیکر پیش کی جائے۔

۱۲- جماعت احمدیہ اندورہ (کشمیر)

صدر مکرم حاجی شیر محمد خان صاحب
سیکرٹری مال ″ محمد ابراہیم خان صاحب ٹیچر
″ تبلیغ ″ بشیر احمد خان صاحب ٹیچر۔
″ تعلیم و تربیت ″ محمد یعقوب خان صاحب
امام الصلوٰۃ ″ شریف اللہ خان صاحب

۱۳- جماعت احمدیہ نونہ مہی

صدر مکرم راجہ غلام محمد خان صاحب۔
سیکرٹری مال ″ راجہ نصیر احمد خان صاحب
″ تبلیغ ″ یار محمد خان صاحب

۱۴- جماعت احمدیہ کرونا گاپلی

صدر مکرم پی۔ علیا صاحب کنجو۔
نائب صدر ″ ایم ابوبکر صاحب کنجو۔
جنرل سیکرٹری ″ ایم محمد محی الدین صاحب۔
سیکرٹری مال ″ ایم بشیر الدین صاحب
″ تبلیغ ″ ایم علی کنجو صاحب
″ تعلیم و تربیت ″ کے حیدروس کنجو صاحب
″ ضیافت ″ کے ایم محمد کنجو صاحب
″ تحریک جدید و وقف جدید ″ پی۔ اے عبدالسلام صاحب
″ جائیداد ″ کے محمد کنجو صاحب
آڈیٹر ″ اے عبدالرشید صاحب بی۔ اے۔
امین ″ محی الدین صاحب کنجو۔

۱۵- جماعت احمدیہ موگرال

صدر مکرم ایم عبدالرشید صاحب
نائب صدر ″ محمود الحسن صاحب *
سیکرٹری مال ″ صدیق اشرف علی صاحب
″ تحریک جدید و وقف جدید ″ محمد یوسف صاحب
″ تبلیغ ″ ایم۔ پی۔ ابراہیم صاحب
″ امور عامہ ″ صدیق امیر علی صاحب
″ تعلیم و تربیت ″ مسعود احمد صاحب۔

* مکرم محمود الحسن صاحب کی تین ماہ کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ آخر اگست تک اگر وہ اپنا وقف جدید کا بقایا ادا کر دیں تو یہ انتخاب تین سال کے لئے ہوگا۔ بصورت دیگر نیا انتخاب اس عہدہ کے لئے کرایا جائے۔

۱۶- جماعت احمدیہ ششی نگر (کشمیر)

صدر مکرم عبدالسبحان صاحب گنائی
نائب صدر ″ محمد عبداللہ صاحب میر۔
سیکرٹری مال ″ عبدالسلام صاحب لون۔
″ تبلیغ و تربیت ″ غلام رسول صاحب میر
″ تعلیم ″ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب
″ امور عامہ ″ محمد ایوب صاحب
″ تحریک جدید و وقف جدید ″ غلام رسول صاحب بٹ
″ جائیداد ″ میر عبدالعزیز صاحب
″ ضیافت ″ عبدالسلام صاحب لون۔
آڈیٹر ″ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب
امین ″ عبدالسبحان صاحب گنائی
قاضی ″ ″ ″
امام الصلوٰۃ ″ غلام رسول صاحب پڈر

۱۷- جماعت احمدیہ مہوبھنڈار

صدر مکرم شیخ محمد الدین صاحب
سیکرٹری مال ″ ″ بنی اسماعیل صاحب

۱۸- جماعت احمدیہ بیلگام

صدر مکرم عبدالغنی صاحب آدم
سیکرٹری مال ″ عبداللطیف صاحب امیر
″ تعلیم و تربیت ″ حسن چاند صاحب۔

۱۹- جماعت احمدیہ کالیکٹ

صدر مکرم ایم۔ پی۔ کٹی صاحب
سیکرٹری امور عامہ و خارجہ و جنرل سیکرٹری } مکرم کے۔ عبدالرزاق صاحب
سیکرٹری تبلیغ مکرم وی۔ پی۔ مو صاحب
″ تعلیم و تربیت ″ ایم ابوبکر صاحب
″ مال ″ پی۔ ایم محمد کویا صاحب
″ ضیافت ″ کے محمد علی صاحب
″ تحریک جدید و وقف جدید } ″ اے پی۔ منیر احمد صاحب
آڈیٹر ″ کے۔ وی۔ حسن کویا صاحب
امین ″ کے احمد کنجی صاحب
محاسب ″ کے۔ سی ابوبکر صاحب
امام الصلوٰۃ ″ پی۔ ایم۔ محمد صاحب

۲۰- جماعت احمدیہ امروہہ

صدر مکرم ریاض احمد صاحب
سیکرٹری مال ″ عبدالمجید صاحب
″ امور عامہ ″ عبدالوحید صاحب
″ تبلیغ ″ محمد راشد صاحب

ربّ افواج خود آتا ہے تری نصرت کو
باندھ لے اپنی کمر بندۂ جوماں نہ ہو
(از حضرت مصلح الموعودؓ)

احمدیوں پر ہوئے مظالم کے خلاف ہندوستانی دانشوروں کی آواز جو ہر طرف سے اُبھر رہی ہے

۱۔ معاصر "سرگوشیاں" بٹالہ کا ایڈیٹوریل نوٹ

معاصر مذکور بعنوان "حق پرست پروانوں وحدت پرست دیوانوں، احمدیوں کا قتلِ عام" لکھتا ہے :۔

"پاکستان میں حق پرست، وحدت پرست اور قوم پرست احمدیوں کا قتلِ عام کئی دنوں سے نہایت تشدد سے ایک مبینہ سازش کے تحت جاری ہے۔ آمدہ اطلاعات کے مطابق احمدیوں کی جائدادوں کو لوٹا جا رہا ہے۔ جلا کر خاکستر کیا جا رہا ہے۔ جنونی مسلمان تعصب کی آگ میں جل رہے ہیں اور احمدیوں کا ہولناک قتلِ عام شروع کئے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتلِ عام، ان کی بہو بیٹیوں کی عصمت ریزی۔ اغوا۔ قتل و غارت بے عزتی و بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ مکانوں کو نذرِ آتش کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا خون بہانے کا یہ پہلا موقع نہیں۔ اس سے پیشتر شیعہ سنی فسادات کئی بار رونما ہو چکے ہیں۔ اب دوسری تیسری بار غریب مظلوم احمدیوں کے خون سے ہاتھ رنگے جا رہے ہیں۔ انہیں غیر مسلم قرار دینے کی مانگ کی آڑ میں جنونی اور دہشت پسند مسلمان برسرِ پیکار ہیں۔

آخر اس قتلِ عام کا پس منظر کیا ہے؟ ایک تو جنونی مسلمانوں کو انسانی خون منہ لگ چکا ہے اس لئے اب ہندو نہیں، عیسائی نہیں تو مسلمان ہی سہی۔ انہیں تو خون چاہیئے۔ قتل و غارت سے واسطہ ہے۔ لوٹ مار۔ برچھاگردی۔ خون ریزی اور قتل سے شوق فرمانے کا شوق ہے اس لئے وہ انسانی اور اخلاقی قدروں کی قدر و منزلت سے بے بہرہ اپنے شغل کے لئے کوئی نہ کوئی مظلوم ڈھونڈ ہی لیتے ہیں۔ دوسرے وہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے ایک مبینہ سازش کے تحت مصروفِ قتل و غارت ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا احمدی مسلمان نہیں؟ کیا وہ ایک خدا پر یقین نہیں رکھتے؟ کیا وہ حضرت محمد صاحب کو خداوند کریم کا رسول تسلیم نہیں کرتے؟ کیا وہ قرآن مجید کی تعلیمات پر نہیں چلتے۔؟ کیا وہ اذان نہیں دیتے؟ کیا وہ نماز ادا نہیں کرتے؟ کیا وہ روزے نہیں رکھتے؟ کیا وہ عید اور شب برات پر خیرات نہیں دیتے؟ کیا ان کا صرف یہی قصور ہے کہ وہ ایک بزرگ۔ درویش اور مذہبی رہنما مرزا صاحب کی مذہبی تعلیمات، جس میں جنون و تعصب کی بجائے پیار و خلوص، تنگ نظری کی بجائے تمام مخلوق سے رشتۂ انسانی استوار کرنے کی تلقین کے مطابق انسانی زندگی کو نئے شعبوں میں ڈھالنے کے لئے نیا راستہ۔ نیا رشتہ نئے تعلقات کی بنیادوں پر انسانی پیار و محبت۔ صلح و آشتی کا محل تیار کر رہے ہیں۔ یہ جرم ہے؟ حضرت محمد صاحب ساری عمر صلح و آشتی کا پیغام دیتے رہے مگر ان کے پیرو کار صلح و آشتی کے پیغام کی دھجیاں اڑاتے نہیں تھکتے۔ حضرت محمد صاحب کے بارے میں پاکستان میں شائع شدہ ایک کتاب میں کہا گیا ہے کہ آنحضرت محمد صاحب صرف مذہبی رہنما تھے، سیاست کے میدان میں ان کا نام مبارک نہ گھسیٹا جائے۔ وہ دنیا کے نجات دہندہ تھے نہ کہ غلامی اور حقیرانہ زندگی جینے کی اجازت دہندہ" یہ قتل و غارت۔ لوٹ مار عصمت ریزی اغوا۔ کوئی بھی مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ سب کچھ میدانِ سیاست کے کھلاڑی ہی ایسی گھنونی کھیلیں کھیل کر صرف سستی شہرت اور سستی لیڈری حاصل کرنے کے لئے کیا کرتے ہیں۔ یہ بات حیران کن ہے کہ پاکستان جہاں احمدیوں پر کبھی نہ کبھی، کسی نہ کسی صورت میں کوئی نہ کوئی ظلم روا رکھا جاتا ہے۔ گر ہندوستان جسے پاکستانی کفرستان کہتے ہیں اس کفرستان میں بسنے والے تمام احمدی یا دیگر مسلمان نہایت بے باکی، بے خوفی کے ساتھ نہ صرف اپنی مذہبی رسومات ادا کرتے ہیں بلکہ مذہب کی تبلیغ کے لئے مکمل آزادی ہے ہندوستانی بھائی اپنے ان مسلمان بھائیوں کے ہر غم اور ہر خوشی میں برابر کے شریک ہوتے ہیں ہاں اگر کہیں قضا کہیں کسی وجہ سے کوئی ایک آدھ مذہبی دنگا ہو جائے تو پاکستانی مسلمان بھائیوں کے لئے مگرمچھ کے آنسو بہاتا نہیں تھکتا۔ ایک اور بات قابلِ غور ہے کہ اگر لڑائی ہی مسئلہ کشمیر پیش کرنا مطلوب ہو تو نام احمدیہ جماعت کے ہونہار اور قابل ترین شخص سر محمد ظفر اللہ کے ہاتھ سونپتے وقت پاکستانی سرکار جو ان تمام غنڈوں، بلوائیوں اور حملہ آوروں کی پشت پناہی کر رہی ہے جو سر محمد ظفر اللہ کے ہم خیال ہم مذہب بھائیوں کا قتلِ عام کر رہے ہیں۔ جو سر محمد ظفر اللہ خاں کی بہنوں بیٹیوں اور ماتاؤں کی بے عزتی کر رہے ہیں۔ انہیں سرِ بازار ننگا کیا جا رہا ہے۔ اس وقت سر محمد ظفر اللہ کیوں غیر مسلم نظر نہیں آئے پاکستان میں احمدیوں کے قتلِ عام کے لئے پاکستانی سرکار اور میاں بھٹو پوری طرح سے ذمہ دار ہیں

جب ظلم کا سیلاب رواں ہوتا ہے
جب کوئی مظلوم نوحہ خواں ہوتا ہے
مظلوم کی گردن پر چھری چلتی ہے جب
یا رب اس وقت تو کہاں ہوتا ہے

(ہفت روزہ سرگوشیاں بٹالہ ۱۸ جون ۱۹۷۴ء)

۲۔ معاصر "بھیم پتریکا" جالندھر لکھتا ہے :۔

"اسلامی ملک میں مانوں پر وحشیانہ ظلم احمدیوں کا قتلِ عام بند کیا جائے

پچھلے دنوں مکہ میں رابطۂ عالمِ اسلام کا کانفرنس ہوئی تھی جس میں احمدی مسلمانوں کے بارے میں نیچے لکھا ہوا ریزولیشن پاس کیا گیا تھا

"یہ اجلاس تمام ممالک سے مانگ کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کی کارروائیوں پر قید لگائیں اور ان کو غیر مسلم سمجھیں۔ ان کو سرکاری اہم عہدوں پر مقرر نہ ہونے دیا جائے"

اس ریزولیشن سے حوصلہ پاکر پاکستان کے علماء اور مولویوں نے احمدیوں کے خلاف سازش کی۔ اور طالب علموں کو اُکسایا۔ طالب علموں نے پاکستان میں احمدی مسلمانوں کے مرکز ربوہ ریلوے سٹیشن پر احمدی خواتین سے چھیڑ خانی کی اور ان کی بے عزتی کی۔ احمدیوں نے غیر احمدیوں کے اس تکلیف دہ سلوک پر بُرا منایا۔ اس پر جھگڑا شروع ہو گیا۔

پاکستانی پولیس نے غنڈہ گردی کرنے والے طالب علموں کو تو کچھ نہیں کیا ہاں اس نے بہتر بے قصور احمدیوں کو گرفتار کر لیا۔ بلکہ پولیس نے گرفتار شدہ احمدیوں میں سے چند ایک کو احمدی خواتین کی بے عزتی کرنے والے طالب علموں ہی کے حوالے کر دیا۔ ایک احمدی کو چاقو کے ۱۳ زخم لگے۔ احمدیوں کے گھر بار اور مسجدیں تک جلا دی گئیں اور ان کا ساز و سامان لوٹ لیا گیا۔ احمدیوں کا قتلِ عام جاری ہے۔

سر ظفر اللہ خاں کے بیان کے مطابق پاکستان سرکار احمدیوں کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہے۔ پولیس غنڈوں لیٹروں اور فسادیوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

احمدیوں پر ڈھائے جا رہے مظالم سے پاکستان ساری دنیا میں رُوسیاہ ہو گیا ہے۔ علماء اور مولوی شاید نفرت تفرقہ اور تنگدلی کو ہی اسلام سمجھتے ہیں۔ اسلام کے بانی حضرت محمد (صلعم) نے تو غیر مسلموں کے ساتھ بھی پیار قائم رکھا تھا۔ ایک بار انہیں زہر دیا گیا۔ ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر حضرت محمد (صلعم) احترام کے طور پر اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ حالانکہ مسلمانوں اور یہودیوں میں ہمیشہ دشمنی رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ احمدی مسلمان ہی ہیں جو نہایت قربانی اور محنت کر کے اسلام کی تبلیغ دنیا بھر میں کر رہے ہیں۔ اگر یہ کافر و غیر مسلم ہیں تو پھر کیا دنیا میں مسلمان صرف یہ مولانا اور مولوی ہی ہیں جو ہمیشہ فسادات کا منبع رہے اور بھولی بھالی پبلک کو مذہب کے نام پر لوٹ لوٹ کر کھا رہے ہیں؟

احمدی مسلمانوں پر کئے جا رہے ظلم فوراً بند کئے جائیں اور جو نقصان انہیں پہنچا ہے اس کو پورا کیا جائے۔ دنیا کے تمام تر انسانی ہمدردی اور آزادی کے خواہاں بالخصوص بھارت سرکار کو احمدی مسلمانوں کی حفاظت کے لئے پاکستان سرکار پر اپنا اثر ڈالنا چاہیئے۔

(بھیم پتریکا جالندھر۔ جون ۷۴ء ترجمہ از ہندی)

۳۔ محترم جناب پروفیسر عبدالمجید خاں صاحب شملہ

محترم پروفیسر صاحب موصوف کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ موصوف مختلف ممالک میں ہندوستان کے سفیر رہ چکے ہیں اور اب شملہ میں ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں۔ ملک کے علمی اور ادبی حلقوں میں بے حد مقبول ہیں۔

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف اس وقت جو شورش برپا ہے اس کے متعلق پروفیسر صاحب موصوف کے انگریزی مکتوب محررہ ۲/۶ بنام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا اردو ترجمہ قارئین بدر کی خدمت میں پیش ہے۔ یہ مکتوب ایک سلجھے ہوئے غیر احمدی دانشور مسلمان کے جذبات اور خیالات کی ترجمانی کرتا ہے۔

جناب پروفیسر صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔۔۔

سنجولی ۔ شملہ ہل ۔ میرے پیارے مرزا وسیم احمد صاحب

بہت افسوسناک ۔ بدترین ۔ وحشتناک ۔ غرضکہ جماعت احمدیہ کے خلاف پاکستان میں جو حالیہ فسادات رونما ہوئے ہیں ان کی مذمت کے لئے الفاظ نہیں ہیں ۔

آپ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کے پوتے ہیں جو اپنے وقت کے بہترین مسلمان صوفی اور ولی تھے اور بے پناہ قوت ایمانی کے مالک تھے ان کی قوتِ ایمانی پہاڑوں پر بھی غالب تھی ۔ یہی صفت اور قوت پیدا کریں ۔ طوفان ضرر پہنچائے بغیر گزر جائے گا ۔ صداقت کی ہی بالآخر فتح ہوگی ۔ ایک عام احمدی ایک عام سنی مسلمان سے زیادہ باصفت پرہیزگار اور خدا ترس ہے ۔ میرا دل ان لوگوں کے خاندانوں کے لئے ہمدردی کے جذبات سے بھر آیا ہے جنہوں نے پاگل ملانوں کے بھڑکائے ہوئے مذہبی مجنونوں کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش فرمایا ۔ میری ہمدردیاں زخمی ہونے والوں کے ساتھ بھی ہے ۔

قرآن مجید کی سورت ۶ آیت ۱۶۰ میں ہر مذہب کے فرقہ پرستوں کی مذمت کی گئی ہے جو دین کی وحدت میں تفرقہ ڈالتے ہیں اور کئی فرقوں میں بٹ جاتے ہیں ۔ اور تمام فرقے بجائے مشترکہ مقاصد کے حصول کی کوشش کے ایک دوسرے کے خلاف جنگ آرائی میں اپنی قوت صرف کرتے ہیں حالانکہ مقصد اسلام ہے جو دنیا میں برادری کے اصول ۔ عالمی امن ۔ رواداری اور ہم آہنگی کے اصولوں پر مبنی ہے ۔

تمام نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص عبد المجید خاں "

۴ ۔ سردار دیوان سنگھ مفتون سابق ایڈیٹر ریاست دہلی

سردار صاحب موصوف ملک کے مشہور ایماندار ۔ روشن خیال ۔ صاف گو اور نڈر صحافی ادیب اور دانشور ہیں ۔ ان کی معرکتہ الآرا تصنیف " ناقابلِ فراموش " جو ان کی زندگی کے سبق آموز اور تاریخی واقعات پر مشتمل ہے ملک کے طول و عرض میں بہت مقبول ہوئی ۔ اور اس کے تراجم ہندوستان کی متعدد زبانوں میں شائع ہوئے ۔ موصوف نے جماعتِ احمدیہ کی تعلیمات اور کارناموں کا بہت قریب سے گہرا مطالعہ کیا ہے ۔ اپنی صحافتی زندگی میں اپنے اخبار میں ہمیشہ جماعت احمدیہ کی حمایت میں لکھتے رہے ۔ کبھی کبھی معمولی تنقید بھی کی جو ان کی صاف دلی اور آزاد خیالی کی غماز ہے ۔ مخالفینِ احمدیت کے الزامات اور توہمات کے جوابات از خود اپنے اخبار کے ذریعہ دیتے رہے ۔ حکومتِ پاکستان کی دعوت پر جب چند سال پہلے آپ پاکستان گئے تھے تو ربوہ بھی تشریف لے گئے تھے ۔ آپ بلاخوف لومتہ لائم اور بلاتمیز مذہب و ملت مظلوم کی تائید میں نعرۂ حق بلند کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں چنانچہ ۱۹۲۴ء میں جب ایک ہمسایہ اسلامی حکومت نے ایک احمدی مبلغ کو خود تبلیغ کی تحریری اجازت دینے کے بعد انہیں ایسے انتہائی ظالمانہ رنگ میں سنگسار کیا کہ دنیا بھر میں شدید رنج و غم کی لہر دوڑ گئی اس وقت بھی آپ نے اس ظلم و ستم کے دلشگاف الفاظ میں آواز بلند کی تھی

موصوف بوجہ پیرانہ سالی آجکل ڈیرہ دون میں بڑھاپے کی زندگی گزار رہے ہیں ۔ البتہ تصنیف کا مشغلہ جاری ہے ۔ ان کی علمی اور ادبی خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومتِ ہند کی طرف سے انہیں وظیفہ مل رہا ہے ۔

پاکستان کے حالیہ مظالم کی رونگٹے کھڑے کرنے والی خبروں سے محترم سردار صاحب کا دل دہل گیا ہے اور آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام ذیل کا مکتوب ارسال کیا ہے : ۔

راجپور ۔ ڈیرہ دون ۷۴-۶-۱۲

محترم ! پاکستان میں احمدیوں پر کئے جا رہے مظالم کی خبریں سن کر میری آنکھوں میں آنسو نہیں ہیں مگر خدا کی قسم کھا کر سچ کہتا ہوں کہ میرا دل زار زار رو رہا ہے ۔ میری حالت اچھی نہیں ایک آنکھ کالا موتیا کا شکار ہو کر بالکل بند ہے ۔ دوسری میں چوتھائی کے قریب بینائی باقی ہے بڑھاپے اور کمزوری کا شکار ہوں ۔ جی چاہتا ہے کہ کوئی مشنری سپرٹ رکھنے والا احمدی نوجوان میری آئندہ کی زندگی کا ساتھ دے ۔ میری نئی کتاب چند روز تک مارکیٹ میں آجائے گی ۔

خط لکھنے میں بھی دقت محسوس کرتا ہوں ۔ نیازمند

دیوان سنگھ مفتون

۵ ۔ لدھیانہ کے ایک دردمند غیر مسلم دوست کا نعرۂ حق

روزنامہ پرتاپ جالندھر ۷۴-۶-۳۰ میں ایک دردمند دل رکھنے والے غیر مسلم بھائی کا مراسلہ " ایڈیٹر کی ڈاک " کے کالموں میں بعنوان " احمدیوں کے خلاف ہندوستان میں سنی مسلمانوں کو مشتعل نہ کرو " شائع ہوا ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

" مفتیٔ پنجاب مولینا محمد احمد رحمانی مقیم لدھیانہ نے پاکستان میں احمدی مسلمانوں پر ہو رہے مذہبی ظلم و تشدد کو مبنی برحق ثابت کرنے کی نیت سے ہندوستان میں آباد احمدی فرقہ کے خلاف ایک فتوے صادر کیا ہے تاکہ پاکستان کی طرح یہاں بھی ملک کی رائے عامہ اور بالخصوص ہندی مسلمانوں کے جذبات کو ان کے خلاف بھڑکایا جا سکے ۔ مولانا صاحب احمدیوں پر انگریز کے دورِ حکومت میں وطن دشمنی اور غداری کا الزام لگا کر آزاد ہندوستان کی رائے عامہ کو ان سے متنفر اور بدظن کرنا چاہتے ہیں لیکن مولینا اس بات کو یکسر نظر انداز کر رہے ہیں کہ مملکت پاکستان میں اسی جرم کے مرتکب سنی مسلمانوں کے ہاتھوں میں عنانِ حکومت آئی اور مولانا کے ہم مذہب لوگوں نے انہیں سر آنکھوں پر بٹھایا اور مسلمانوں کی یہی انگریز پرست لیڈرشپ آج تک ہندوستان کے خلاف سرگرم جہاد ہے ۔ کیا مولانا چاہتے ہیں کہ احمدیوں کو اس جرم کی پاداش میں پاکستان کے غیر مسلموں کی طرح دوسرے درجہ کے شہری بنا دیا جائے یا انہیں ملک بدر کر دیا جائے ۔ کیا مولینا صاحب اسی اصول کی بنا پر آزاد ہندوستان کے ان سنی مسلمانوں کو جنہوں نے انگریزی دور میں مسلم لیگ کی رکنیت قبول کی احمدیوں کی سطح پر رکھنے کو تیار ہیں ؟ مولانا صاحب ! آپ جیسے قابلِ صد احترام مجسمہ قربانی خاندان کے چشم و چراغ وطن پرست مسلمان کو یہ حقیقت تسلیم کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیئے کہ ہندوستان میں مسلم لیگی ذہنیت کے بے شمار مسلمان اب یا کسی بھی وقت پاکستان کو لبیک کہہ سکتے ہیں لیکن اس کے برعکس پاکستان نے اپنی احمدی آبادی پر ہر نگالیوں سے بھی زیادہ عرصۂ حیات تنگ کر کے ایسے حالات پیدا کر دیے ہیں کہ اب یہاں کے احمدی دل و جان سے ہندوستان کو عزیز سمجھنے لگ گئے ہیں ۔ ہندوستان کے سیکولر طرزِ حکومت میں کسی فرقہ یا مذہب کو دوسروں پر برتری اور فوقیت کا درجہ نہیں مل سکتا اور نہ ہی ہندوستان کا آئین سنی ۔ شیعہ ۔ احمدی ۔ ہندو ۔ مسلمان ۔ سکھ ۔ سناتن دھرمی ۔ آریہ سماجی میں امتیاز کی اجازت دیتا ہے ۔ ہندوستان جیسے مذہبی آزادی اور رواداری کے دیش میں اگر مذہبی اختلافات کی بناء پر احمدی فرقہ پر جبر و تشدد کرنے کی کوشش کی گئی یا یہاں بھی پاکستان کی تاریخ دوہرانے کا منصوبہ باندھا گیا تو ہندوستانی عوام کی منظم طاقت مظلوم احمدیوں کی پشت پر ہوگی ۔

(پارس داس بی اے لدھیانہ)

۶ ۔ روزنامہ پرتاپ جالندھر کے ۷۴-۶-۲۰ کے شمارے میں ایک نظم بھی شائع ہوئی ہے جو من و عن نقل کی جاتی ہے ۔

پاکستان میں احمدیوں کا قتل

بے گناہی کی سزا یہ پا رہے ہیں احمدی
جا بجا بے موت مارے جا رہے ہیں احمدی
ملک میں ان کا کوئی وارث نہیں والی نہیں
زندگی ان کی غم و آلام سے خالی نہیں
اکثریت کی نظر میں کافر و ناپاک ہیں
گلشنِ ملت کے وہ خار و خس و خاشاک ہیں
خون ان سب کا بہانا چاہتے ہیں حکمراں
ان کی ہستی کو مٹانا چاہتے ہیں حکمراں
کون ان کا مونس و ہمدرد ہو غمخوار ہو
دشمنِ جاں جن کی پاکستان کی سرکار ہو

از عارف گو

جماعت شدید ابتلائے کے دور میں سے گزر رہی ہے

احباب صدقات کی طرف متوجہ ہوں

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : ۔

" خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا ۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں اس میں سب طاقتیں ہیں ۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے ۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو ۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے ۔"

ناظر بیت المال آمد قادیان

سنہ ۱۹۷۳-۷۴ء کے لازمی چندہ جات ۸۰ سے ۱۰۰ فیصد تک ادا کرنے والی جماعتیں

چندہ دہندگان، سیکرٹریان مال، دیگر عہدیداران اور متعلقہ مبلغین و معلمین کا شکریہ

ذیل میں ان جماعتوں کی فہرست درج کی جا رہی ہے جنہوں نے بڑی ہمت کوشش اور تعاون کر کے اپنے لازمی چندہ جات کا بجٹ ۸۰ فیصد سے لے کر ۱۰۰ فیصد تک پورا کیا۔ اور مرکز کے ساتھ تعاون اور مالی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ بلاشبہ ان جماعتوں کے افراد نے آج کے مادی زمانہ میں اپنی ضرورتوں پر دین کی ضرورت کو مقدم کیا اور سیکرٹریان مال نے بہت ہی محنت کے ساتھ اپنی آنریری خدمات صرف کیں۔ ان جماعتوں کے دوسرے تمام عہدیداران اور حلقوں کے مبلغین و معلمین بھی نظارت ہذا کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل سے بہترین جزا بخشے۔ اور چندہ دہندگان کے اموال و اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

صوبہ یوپی

۱۔	جماعت احمدیہ میرٹھ	۱۰۰ فیصد
۲۔	" " انبہٹہ	۸۸ "
۳۔	" " امروہہ	۹۷ "
۴۔	" " سردار نگر	۱۰۰ "
۵۔	" " ریٹی	۱۰۰ "
۶۔	" " شاہجہانپور۔ کٹیا	۱۰۰ "
۷۔	" " گونڈہ	۸۹ "
۸۔	" " بنارس	۹۳ "
۹۔	" " راٹھ	۱۰۰ "
۱۰۔	" " مسکرا	۸۸ "
۱۱۔	" " مودھا	۸۶ "
۱۲۔	" " کانپور	۱۰۰ "
۱۳۔	" " صالح نگر	۹۳ "

صوبہ مدھیہ پردیش و راجستھان

۱۴۔	" " بیردھا	۱۰۰ "
۱۵۔	" " کاشا	۱۰۰ "
۱۶۔	" " کشن گڑھ	۱۰۰ "
۱۷۔	" " اودے پور	۱۰۰ "

صوبہ بہار

۱۸۔	" " مظفرپور	۸۶ "
۱۹۔	" " بھاگلپور	۹۰ "
۲۰۔	" " برہ پورہ	۱۰۰ "
۲۱۔	" " خانپور ملکی	۱۰۰ "
۲۲۔	" " بلاری	۱۰۰ "
۲۳۔	" " جمشید پور	۱۰۰ "
۲۴۔	" " مہو بھنڈار	۱۰۰ "
۲۵۔	" " آڑھا جھنارا	۱۰۰ "
۲۶۔	" " پکوڑ	۱۰۰ "
۲۷۔	" " مونگھیر	۸۶ "
۲۸۔	" " آرہ	۸۸ "
۲۹۔	" " اوڈین	۸۳ "

صوبہ بنگال

۳۰۔	" " کلکتہ	۹۷ "
۳۱۔	جماعت احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر	۱۰۰ فیصد
۳۲۔	" " گاتلہ	۱۰۰ "
۳۳۔	" " کھڑگ پور	۱۰۰ "

صوبہ اڑیسہ

۳۴۔	" " بھدرک	۹۸ "
۳۵۔	" " کٹک اڈیم پی	۱۰۰ "
۳۶۔	" " چوردوار	۹۷ "
۳۷۔	" " کرڈاپلی	۱۰۰ "
۳۸۔	" " پنکال	۱۰۰ "
۳۹	" " کوٹ پٹہ	۱۰۰ "
۴۰۔	" " کیرنگ	۱۰۰ "
۴۱۔	" " بھوبنیشور	۱۰۰ "
۴۲۔	" " مارکیا گوڑا	۱۰۰ "
۴۳۔	" " نیاگڑھ	۱۰۰ "
۴۴۔	" " روڑکیلہ	۱۰۰ "
۴۵۔	" " سورو	۱۰۰ "
۴۶۔	" " خوردہ	۱۰۰ "
۴۷۔	" " غنچہ پاڑا	۱۰۰ "
۴۸۔	" " برہم پور	۹۶ "

صوبہ آندھرا

۴۹۔	" " سکندرآباد	۱۰۰ "

صوبہ مہاراشٹر و کرناٹک

۵۰۔	" " بمبئی	۱۰۰ "
۵۱۔	" " نند گڑھ	۱۰۰ "
۵۲۔	" " ہبلی	۸۰ "
۵۳۔	" " یادگیر	۹۵ "
۵۴۔	" " تیماپور۔ شوماپور	۱۰۰ "
۵۵۔	" " بنگلور	۱۰۰ "
۵۶۔	" " شیموگہ	۱۰۰ "
۵۷۔	" " ساگر	۱۰۰ "
۵۸۔	" " سورب	۱۰۰ "
۵۹۔	" " مرکرہ	۹۸ "

صوبہ مدراس

۶۰۔	جماعت احمدیہ مدراس	۱۰۰ فیصد
۶۱۔	" " ساتان کلم	۱۶ "
۶۲۔	" " کوٹار	۸۷ "
۶۳۔	" " میلاپالیم	۱۰۰ "
۶۴۔	" " شنکرن کوئل	۹۹ "

صوبہ کیرالہ

۶۵۔	" " کالیکٹ	۱۰۰ "
۶۶۔	" " کیرولائی	۱۰۰ "
۶۷۔	" " چیلاکرا۔ پیرر	۱۰۰ "
۶۸۔	جماعت احمدیہ پتھاپریم	۱۰۰ فیصد
۶۹۔	" " کینانور	۸۷ "
۷۰۔	" " کوڈالی	۱۰۰ "
۷۱۔	" " پینگاڑی	۱۰۰ "
۷۲۔	" " منگرال	۱۰۰ "
۷۳۔	" " کرناگاپلی	۰۹۲ "
۷۴۔	" " ایرپورم	۱۰۰ "
۷۵۔	" " کنڈلائی	۱۰۰ "

صوبہ جموں و کشمیر

۷۶۔	" " رشی نگر	۱۰۰ "
۷۷۔	" " ماندوجن	۱۰۰ "
۷۸۔	" " بارنی پورہ	۱۰۰ "
۷۹۔	" " ترکپورہ۔ باندی پورہ	۱۰۰ "
۸۰۔	" " بھدرواہ	۱۰۰ "
۸۱۔	" " چارکوٹ	۱۰۰ "
۸۲۔	" " جموں	۹۲ "
۸۳۔	" " سلواہ۔ گورسائی	۸۶ "
۸۴۔	" " کوریل	۸۱ "
۸۵۔	" " بڈھانوں	۱۰۰ "

(نوٹ) اگر حساب میں فرق یا کمی بیشی کی وجہ سے کسی جماعت کا نام اس فہرست میں نہ آسکا ہو تو متعلقہ سیکرٹری صاحب مال اطلاع دیں۔ دوبارہ جانچ کرلی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے فرماتے ہیں:-

"میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے اس میں ان کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں کیا ہے اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ یعنی متقی وہ ہیں جو ایک طرف خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور دوسری طرف اپنے خداداد رزق سے دین کی خدمت پر خرچ کرتے ہیں

اس اہم آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فیصدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا ہے"

ناظر بیت المال آمد قادیان

رپورٹ ہائے جلسہ یوم خلافت

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی جلسہ یوم خلافت کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں بوجہ عدم گنجائش ان کی اشاعت سے معذرت پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے اور مزید خدمت کی توفیق بخشے۔ اور خلافت سے گہری وابستگی عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر

یادگیر۔ شادنگر۔ بھدرک۔ کٹک۔ آسنور۔ کیرنگ۔ نند گڑھ۔ جمشید پور۔ ابراہیم پور بنگلور

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی نذیر احمد صاحب آف نظام آباد کی اہلیہ صاحبہ پیٹ کے اپریشن کے بعد سخت علیل ہیں اور نظام آباد (آندھرا) کے سرکاری ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ درویشان کرام اور قارئین بدر کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے

خاکسار رشید احمد از نانڈیڑ

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۰۱۳ - میں بھلو بی بی بنت نور محمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ نگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس آج بتاریخ ۲۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-
اس وقت میری جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے - اس وقت دو ایکڑ اراضی زرعی ہے جس میں چار بہنوں کا اشتراک ہے ۔ اور میرا حصہ اس زمین میں ساڑھے بارہ گنٹھ ہے جس کی مالیت ایک ہزار روپے ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میری وفات پر جو متروکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔
الامۃ بھلو بی بی نشان انگوٹھا ۔ گواہ شد عبد الباری سیکرٹری تبلیغ دستخط بحروف اڑیہ
گواہ شد محمد رشید دستخط بحروف اڑیہ

وصیت نمبر ۱۴۰۱۴ - میں فیروزہ بیگم زوجہ محمد رشید صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ نگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس آج بتاریخ ۲۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-
اس وقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ میرا زرِ مہر ۱۰۰۵ روپے بذمہ خاوند ہے ۔ اور زیور طلائی گلے کا ہار ایک بھری قیمتی ۵۰۰/- روپے ہے اس کی میزان ۱۵۰۵/- روپے بنتی ہے ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
الامۃ فیروزہ بیگم دستخط بحروف اڑیہ ۔ گواہ شد محمد رشید خاوند موصیہ دستخط بحروف اڑیہ
گواہ شد عبد الباری سیکرٹری تبلیغ دستخط بحروف اڑیہ

وصیت نمبر ۱۴۰۱۵ - میں عبد الشکور ولد شیخ کابلی صاحب قوم شیخ پیشہ زراعت عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-
اس وقت میری جائداد غیر منقولہ بہ تفصیل ذیل ہے زرعی زمین ساڑھے چار ایکڑ ہے جس کی قیمت نو ہزار روپیہ ہے ۔ کچھ زمین ابھی جھگڑے میں ہے جب ملے گی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دے دوں گا - میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
العبد شیخ عبد الشکور کرڑاپلی ۔ گواہ شد یار محمد معلم مدرسہ احمدیہ کرڑاپلی ۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۴۰۱۶ - میں مریم بی بی زوجہ محمد شمس الدین صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ نگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس آج بتاریخ ۲۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-
اس وقت میری جائداد غیر منقولہ نہیں ہے - میرا زرِ مہر مبلغ ۵۵/- روپے ہے اور زیور طلائی سات چینا وزنی ۔ کان کے پھول قیمتی ۲۰۰/- روپے ہیں ۔ چاندی ۱۲ تولہ نوے روپے کی ہے ۔ ان سب کی میزان ۸۴۰/- روپے بنتی ہے ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
الامۃ نشان انگوٹھا مریم بی بی ۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال ۲۴/۳/۷۴ - گواہ شد

عبد الباری سیکرٹری تبلیغ

وصیت نمبر ۱۴۰۱۷ - میں وزیرن بی بی بیوہ نیاز محمد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ نگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-
اس وقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے - میرا زرِ مہر بوجہ خاوند فوت ہوجانے کے نہیں مل سکا ۔ میرے زیور از قسم گلے کا ہار کانوں کے پھول دو تولے مبلغ ایک ہزار روپے کا ہے ۔ اور چاندی وزنی بیس تولے قیمتی ایک صد بیس روپے ہے ۔ جن کی میزان ۱۱۲۰/- روپے بنتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔
الامۃ نشان انگوٹھا وزیرن بی بی ۔ گواہ شد عبد الباری سیکرٹری تبلیغ ۔ گواہ شد وصی محمد ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۱۸ - میں ہما بی بی زوجہ شیخ مصاحب صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ نگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
اس وقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ میرے خاوند وفات پا چکے ہیں ۔ تاہم بھی اپنے زرِ مہر ۵۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ میرے پاس زیورات نہیں ہیں - آئندہ زندگی میں اگر کوئی جائداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میری وفات کے بعد میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔
الامۃ نشان انگوٹھا ہما بی بی ۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال کرڑاپلی ۔ گواہ شد محمد شمس الحق ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۱۹ - میں خدیجہ بیگم زوجہ محمد مشتاق صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-
اس وقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ میرا زرِ مہر ۲۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے ۔ اور زیور طلائی کانوں کے پھول ۔ ہار گلے کا ۔ کڑے کا وزن تین بھری قیمتی ۱۵۰۰/- روپے ہیں ۔ میں اس کی میزان چار ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔
الامۃ خدیجہ بیگم ۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال جماعت کرڑاپلی ۔ گواہ شد عبد الباری سیکرٹری تبلیغ

وصیت نمبر ۱۴۰۲۰ - میں ظہیرن بی بی زوجہ شیخ عثمان صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-
اس وقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا زرِ مہر مبلغ ۵۰/- روپے تھا لیکن خاوند فوت ہو چکے ہیں ۔ میں خود اپنے مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں جو میں ادا کروں گی ۔ اس کے بعد جو جائداد زندگی میں پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری وفات کے بعد میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
الامۃ نشان انگوٹھا ظہیرن بی بی ۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال کرڑاپلی ۔ گواہ شد محمد شمس الحق ۔

ولادت ودرخواستِ دعا ۔ میری بیٹی عزیزہ طاہرہ کو اللہ تعالیٰ نے تین بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ الحمد للہ ۔ احباب نومولود کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں ۔ خاکسار نے اپنی بیٹی کے ہاں اولادِ نرینہ کے لئے پچیس (۲۵) روپئے درویش فنڈ کی اور میری اہلیہ نے پانچ روپیہ درویش فنڈ ادا کرنے کی نذر مانی ہوئی تھی ۔ یہ رقم مرکز میں بھجوا دی گئی ہے ۔ خاکسار ایم عبد الرشید صدر جماعت احمدیہ موگرال کیرالہ

پاکستان میں یہ اینٹی احمدیہ شورش کیسی؟ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس قول کے ہیں کہ اب رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔ اور میرے بعد کوئی رسُول اور نبی نہیں۔ اس سے آپؐ کی مراد یہ تھی کہ آئندہ کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو کسی ایسی شریعت پر قائم ہو جو میری شریعت کے خلاف ہو۔ بلکہ جب بھی کوئی آئے گا تو وہ میری ہی شریعت کے تابع ہوگا۔"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳ طبع مصر)

(۲) — پھر اسی کتاب میں دوسری جگہ فرمایا:-

"النبوّة سارية الى يوم القيامة فى الخلق وان كان التشريع قد انقطع فالتشريع جزء من اجزاء النبوّة"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ طبع مصر)

یعنی نبوت، دُنیا میں قیامت کے دن تک جاری اور کھلی ہے۔ اگرچہ شریعت کا نزول ختم ہوچکا ہے اور شریعت نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

(ب) — اسی سلسلہ میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی مشہور و معروف کتاب — تحذیر الناس — کا حسبِ ذیل حوالہ بھی بڑا اہم اور فکر انگیز ہے۔ آپ فرماتے ہیں:—

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (تحذیر الناس ص۲۸)

اِس حوالہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت مولانا موصوف بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امکانِ نبوت کے قائل ہیں۔ اور آیت خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکنے کا استدلال فرماتے ہیں۔

غور فرمائیے! یہ سب بزرگان جن کے اسماءِ گرامی ہم نے ابھی درج کئے اور اُن میں سے بعض کے حوالے بھی بطور نمونہ نقل کئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت اور امکانِ نبوت کے قائل ہیں۔ اس کے باوجود مسلّمہ طور پر یہ سب کے سب بزرگ مسلمان ہیں۔ اور کوئی عالمِ دین اُن کو دائرۂ اسلام سے خارج بتانے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اُسی عقیدہ کی بناء پر احمدیوں کے خلاف شورش برپا کی جائے۔ اور بے گناہ احمدیوں کے قتل سے ہاتھ رنگے جائیں۔ اُن کے املاک کو لُوٹا اور جلایا جائے۔ حتیٰ کہ احمدیہ مساجد اور قرآنِ پاک کا واجبی احترام بھی ختم کر کے کھلے عام ان کی بے حرمتی کی جائے۔ اور کلامِ پاک کو پاؤں تلے روندا جائے۔ ؎

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیئے ؎ ناطقہ سر بگریباں کہ اِسے کیا کہیئے!

سچ تو یہ کہ ایسے نام نہاد مسلمانوں کی اسلام دوستی کو دیکھ کر غالب کی زبان سے کہنا پڑتا ہے کہ ؎

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے! ؎ ہوئے تم دوست جس کے دشمن اُسکا آسماں کیوں ہو

(۳)

رہا علماء کی طرف سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ، سو یہ ایک غیر معقول مطالبہ ہے۔ جس صورت میں کہ احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور رسول اللہ صلعم کا کلمہ پڑھتے، آپؐ کی کامل اتباع کا جؤا اپنی گردن پر رکھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور دِلی یقین کے ساتھ آپؐ کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں، دُنیا میں کسی کو حق حاصل نہیں کہ احمدیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج کرے۔ دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی ہی جامعیت کے ساتھ مسلم اور غیر مسلم کی حُدود کا تعین فرما دیا ہے اور بتا دیا ہے کہ مسلم کون ہے اور غیر مسلم کون۔ حضورؐ فرماتے ہیں:-

"من صلّى صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذالك المسلم الّذى له ذمّة الله ورسوله فلا تخفروا الله فى ذمّته" (بخاری جلد ۱ ص۱۵۵ مصری)

یعنی جو شخص ہماری طرح نماز پڑھتا ہے، ہمارے قبلے کی طرف رُخ کرتا ہے، ہمارا ذبیحہ کھاتا ہے پس وہ شخص "مسلم" ہے۔ اس کے مسلم ہونے کی گارنٹی اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے، اس لئے اے لوگو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد کا کچھ بھی پاس رکھتے ہو تو) ایسے مُسلم کے بارے میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی گارنٹی کو مت توڑو —!!

رسول اللہ صلعم کے اِس ارشاد کے بعد کسی شخص کو حق نہیں پہنچتا کہ خود ساختہ دوسرے اُصولوں سے کسی "مسلم" کو غیر مسلم قرار دے کر اُسے دائرۂ اسلام سے خارج بتائے۔ اور جو کوئی ایسا کرتا ہے بموجب آیتِ قرآنی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (حجرات آیت ۳) یعنی اے مومنو! نبی کی آواز سے اپنی آواز اُونچی نہ کیا کرو۔ [illegible] اِس قابل نہیں کہ اُسے مُنہ لگایا جائے۔ کیونکہ وہ اپنے تئیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر خیال کرتا ہے۔ اور آپؐ کے احکام کی پاس داری سے مُنہ موڑتا ہے ؎

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبیؐ کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اُس خبیث کو

ماسوا اس کے کسی شخص کا عقیدہ تو وہ ہے جو اُس کے اپنے دل و دماغ میں ہے۔ جس کا بہترین اظہار اپنی نسبت وہ خود ہی کرسکتا ہے۔ لیکن پاکستانی مولویوں (یا اُن کی بجیا دیکھی دیگر علماء کی بھی) عجیب منطق ہے کہ ختمِ نبوت پر احمدیوں کے پختہ ایمان کی بات کو تسلیم کرلینے کی بجائے ظالم دیوں کی غلط راستہ اُن پر ٹھونسی جائے۔ اور بار بار شور یہی مچایا جائے کہ احمدی ختمِ نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔ لیکن جس صورت میں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات کے واضح حوالے اُوپر نقل ہو چکے جن سے قطعی طور پر یہ بات ثابت ہوچکی کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت پر پختہ ایمان رکھتے ہیں اور ہر دینی بات میں آپؐ کی اطاعت کا جؤا اپنی گردن پر رکھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں پھر کسی دوسرے شخص کو قطعاً حق نہیں پہنچتا کہ احمدیوں پر ختمِ نبوت کے انکار کا فتویٰ دے کر اُنہیں خارج از اسلام قرار دے۔ اور جو ایسا کرتا ہے وہ احمدیوں پر بڑا بھاری ظلم کرتا ہے اور نہایت درجہ کی ناانصافی کا مرتکب ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو مُسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ (مائدہ آیت ۹)۔ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اِس بات پر ہرگز آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو کہ یہ طریق تقوٰے کے زیادہ قریب ہے۔

مگر علمائے زمانہ ہیں کہ تقوٰے کا دعویٰ کرتے ہوئے عدل و انصاف کی اسلامی تعلیم کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ معلوم نہیں اس کے بغیر وہ کونسا اسلام ہے جس کا علماء کو دعویٰ ہے۔ اور کس بناء پر پاکستان کے طول و عرض میں بلکہ سارے ہی عالمِ اسلام میں احمدیوں کے خلاف شورش برپا کرنے کے درپے ہیں ؎

ارے لوگو! کرو کچھ پاس شانِ کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بُوئے ایماں ہے

اِعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

مورخہ ۲۶/۲/۷۴ کو مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ پونچھ نے میری ماموں زاد بہن عزیزہ حفیظہ بیگم بنت مکرم عبد الحلیم صاحب وصی چارکوٹ کا نکاح محمد زمان صاحب کے ساتھ بعوض حق مہر/۲۴۰۰ روپیہ پڑھا۔ بوقت نکاح غیر از جماعت دوستوں نے بھی شمولیت کی۔ مولوی صاحب موصوف نے موقعہ کی مناسبت سے حقوقِ زوجین پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالی۔ بعدہٗ تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی۔ مکرم عبد الحلیم صاحب نے پانچ روپے شکرانہ فنڈ اور پانچ روپے اعانتِ بدر میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نیر حسین چارکوٹ۔

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن
۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲
کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں
Azad TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.
PHONE NO. 34-8407.

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے AUTOWINGS کی خدمات حاصل فرمایئے —!!
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY MADRAS _ 600004
Telephone No. 76360

مذہب اور عقیدہ ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ دوسرے کے مذہب اور عقیدے کا فتویٰ دے یا فیصلہ کرے ـــــ احمدیوں کا مذہب "اسلام" ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت اُن کے عقیدے کا جزو لازم ہے۔ اِس لئے کوئی طاقت اُنہیں دائرہ اِسلام سے خارج نہیں کر سکتی!

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ اور احبابِ جماعت کا فرض

جماعت کی تعلیمی و تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا۔ چنانچہ اس نہایت ہی مفید اور بابرکت درسگاہ کی افادیت احبابِ جماعت احمدیہ پر روشن ہے کہ اس مقدس درسگاہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے تربیت یافتہ مبلغین نے ایک انقلاب عظیم یورپ۔ افریقہ اور امریکہ میں برپا کر دیا اور اب بفضلہ تعالیٰ بڑے بڑے گورنر اور سلاطین اس درسگاہ کے تربیت یافتہ مبلغین کے ساتھ بڑے فخر سے ملاقات کرتے ہیں۔ احبابِ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیشِ نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احبابِ جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔

پہلی جماعت کا داخلہ **یکم ستمبر ١٩٧٤ء** سے شروع ہوگا۔ لہٰذا خواہشمند احباب داخلہ فارم نظارت ہذا سے منگوا کر بہرحال **یکم اگست ١٩٧٤ء** تک مکمل کر کے دفتر ہذا کو واپس بھجوا دیں۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور ضرور ذہن نشین کر لئے جائیں:-

(١) بچے کا کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔

(٢) بچہ قرآن مجید ناظرہ اور اردو زبان روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:- حسبِ دستور سابق اس سال بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مدرسہ احمدیہ کیلئے چار وظائف منظور کئے ہیں جو طلباء کی ذہنی۔ اخلاقی اور اقتصادی حالت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

داخلہ حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی باقاعدہ طور پر جاری ہے اور اس کلاس میں بھی ذہین طلباء (جو قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں اور عمر بھی دس بارہ سال سے متجاوز نہ ہو) لئے جائیں گے۔ ہوشیار اور مستحق طلباء کو وظیفہ بھی دیا جاتا ہے گا اور اس کے لئے بھی یکم اگست ١٩٧٤ء تک درخواستیں وصول کی جائیں گی۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

حیدر آباد میں پریس کانفرنس

حیدر آباد ١٧ر جون۔ مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے آج پریس کانفرنس طلب کی جس میں نمائندگانِ پریس کو پاکستان میں احمدیوں پر ہو رہے وحشیانہ مظالم کی تفصیل بتاتے ہوئے اس خطہ میں انسانیت سوز کردار کو جلد از جلد بند کرنے اور اسلام کی تعلیم پر عملدرآمد کرنے کی آواز بلند کرنے کا پُرزور ذکر کیا۔ چنانچہ حیدر آباد کے بلند پایہ اخبارات ملاپ۔ سیاست... رہنمائے دکن، اسی طرح انگریزی اور تلنگی اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کے رپورٹرز U.N.I.-P.T.I. اور A.N.S. اور Daily News کے نمائندے شریک ہوئے۔ بعدہٗ اُن کی دی ہوئی خبریں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اخبارات میں تفصیل اور جامعیت سے شائع ہوئیں۔ ہندوستانی پریس کی طرف سے ظلم کے خلاف بلند کی جانے والی یہ آواز بلاشبہ قابلِ قدر ہے۔

(مبلّغ)

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس بمقام یاڑی پورہ

بتاریخ: ١٧، ١٨ر اگست ١٩٧٤ء

نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی تجویز کے مطابق امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس بمقام یاڑی پورہ (YARI FURA) (کشمیر) بتاریخ ١٧-١٨ر اگست ١٩٧٤ء انعقاد پذیر ہوگی۔ احباب کثرت کے ساتھ اس کانفرنس میں شامل ہو کر روحانی فائدہ اُٹھائیں۔

یاڑی پورہ میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ اسلام آباد کو کانفرنس سے متعلق ضروری امور کی انجام دہی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ احباب اُن سے پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ احبابِ جماعت کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھی دُعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔

المعلن: خاکسار غلام نبی نیاز مبلغ سرینگر (کشمیر)

ضروری اعلان بابت امتحان لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ

تمام لجنات بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مختلف لجنات سے کہنے پر لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کا امتحان مورخہ ٢٨ر جولائی بروز اتوار ایک ہی دن لیا جائے گا۔ ابھی تک بہت تھوڑی لجنات نے اپنے نام بھجوائے ہیں۔ ابھی پورا ایک ماہ امتحان میں باقی ہے۔ اس لئے عہدیداران لجنہ اماء اللہ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ بہنیں لجنہ اماء اللہ کے امتحان میں اور زیادہ سے زیادہ بچیاں ناصرات کے اس دینی امتحان میں شامل ہوں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواستِ دُعا

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس کا ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔ احبابِ جماعت سلسلہ کے اس مخلص خادم کی صحتِ کاملہ عاجلہ و درازیٔ عمر کے لئے دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔!!

کوالٹی اعلیٰ نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز

١٦ مینگولین کلکتہ ١

AUTO TRADERS

16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبر (دکان) 23_1652 / 23_5222 (مکان) 24_0451

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"